کتاب الدعا

قرآنِ حکیم اور احادیث مبارک میں
وارد مسنون دعاؤں کا بہترین مجموعہ

اشرف علی قریشی
مدیر صدائے اسلام، استاذِ حدیث
ناظم اعلیٰ جامعہ اشرفیہ پشاور

كتابُ الدّعَاء

مصنف

اشرف علی قریشی

استاذِ حدیث وناظمِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ

پشاور پاکستان

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب:- کتاب الدعاء

مصنف:- اشرف علی قریشی استاذ حدیث جامعہ اشرفیہ

بار اول:- ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ

سلسلہ تبلیغ:- مطبوعات ۱۱

ناشر:- موتمر المولفین جامعہ اشرفیہ

ملنے کا پتہ

(۱) موتمر المولفین جامعہ اشرفیہ علامہ عبدالودود قریشی روڈ پشاور پاکستان
(۲) شاخ، جامع مسجد مہابت خان پشاور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	حرف اول	۱۳
۲	مقصد تخلیق	۱۵
۳	مقبول عمل	۱۶
۴	زندگی میں حلاوت	۱۷
۵	حضرت لقمان کی نصیحت	۱۷
۶	ظلم کی تشریح	۱۹
۷	مشرک کا انجام	″
۸	بارگاہ رب العزت میں	۲۱
۹	دعا	″
۱۰	امام سفیان ثوریؒ کی دعا	۲۲
۱۱	چار خصلتیں	۲۳
۱۲	قبولیت دعا	۲۴
۱۳	ایک اعرابی کا سوال	۲۵
۱۴	دعاؤں سے مصیبت کا ٹل جانا	۲۶
۱۵	ثواب میں جنت	۲۸
۱۶	بچوں کے ساتھ دعا	۲۹
۱۷	عادل بادشاہ، صائم اور مظلوم	۳۰
۱۸	اپنی ضروریات	۳۰
۱۹	فضیلتِ دعا	۳۱
۲۰	محرومی کا سبب	۳۳
۲۱	فضل کا سوال	۳۴
۲۲	دعا یقین کے ساتھ	۳۵
۲۳	دعا مانگنے کا طریقہ	۳۶
۲۴	دعا کے آداب	۳۹
۲۵	بہترین دعا	۴۰
۲۶	فرشتوں کی تلاش	۴۱
۲۷	حمد اور درود شریف	۴۵
۲۸	فضیلتِ درود	″

۲۹ آنحضرتؐ سے محبت ۴۶
۳۰ ایمان کا مزا ۴۷
۳۱ درود و سلام کا صحیح طریقہ ۴۹
۳۲ اردو کا درود و سلام ۵۰
۳۳ بدعات سے اجتناب ۵۱
۳۴ جہالت و گمراہی ۵۲
۳۵ رسولؐ کی پیروی ۵۳
۳۶ بندگی اور تعظیم ۵۴
۳۷ سارے اعمال عنداللہ مردود ۵۷
۳۸ درود شریف کا صحیح طریقہ ۵۸
۳۹ آنحضرتؐ اپنی قبر مبارک میں ۶۰
۴۰ کثرت سے درود شریف پڑھنا ۶۱
۴۱ اللہ ج اور فرشتوں کا درود ۶۳
۴۲ اللہ ج کے حضور سفارش ۶۵
۴۳ دعا نہ قبول ہونے کا سبب ۶۶
۴۴ رسولؐ سے قرب ۶۸
۴۵ جمعۃ المبارک کا دن ۶۹
۴۶ حمد و شکر ۷۰
۴۷ سب کچھ اُسی کا ہے ۷۱
۴۸ اس دارِ فانی سے ۷۲
۴۹ تاریخ عالم پر ذرا غور ۷۳
۵۰ عدم سے وجود 〃
۵۱ سائل اور رسولؐ ۷۴
۵۲ کفرانِ نعمت سے اجتناب ۷۵
۵۳ تنگدستی کو دور کرنے کی دُعا ۷۶
۵۴ دکھ اور بیماری کی دُعا ۷۸
۵۵ ابوہریرہؓ کی حالت 〃
۵۶ نیک عمل کے بعد دعا ۸۱
۵۷ دنیا و آخرت کیلئے بھلائی کی دُعا ۸۴
۵۸ ثابت قدمی کے لئے دُعا 〃
۵۹ بخشش کے لئے دُعا 〃
۶۰ خطاؤں سے درگذر کرنے کی دُعا 〃
۶۱ دین پر استقامت کی دُعا ۸۵
۶۲ دوزخ سے خلاصی کی دُعا ۸۶

۶۳ عزت و بھلائی کے لئے دعا ۸۶
۶۴ صالح اولاد کے لئے دعا ۸۷
۶۵ متابعتِ رسولؐ کی دعا ″
۶۶ گناہ، زیادتی کی معافی کیلئے دعا ″
۶۷ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچنے کی دعا ۸۸
۶۸ رسوائی سے بچنے کی دعا ″
۶۹ ظلم سے بچنے کی دعا ۸۹
۷۰ رزقِ حلال کے لئے دعا ″
۷۱ ایمان و یقین کی دعا ″
۷۲ نیکیوں کی رفاقت کی دعا ۹۰
۷۳ ظالم لوگوں سے بچنے کی دعا ″
۷۴ اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا ″
۷۵ دونوں جہانوں کی بہتری کی دعا ″
۷۶ آنحضرتؐ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی دعا ۹۱
۷۷ نفس کی سرکشی سے باز رہنے کی دعا ″
۷۸ حصولِ انصاف کی دعا ″
۷۹ توفیقِ صبر کی دعا ۹۲
۸۰ اپنے اور بھائی کی بھلائی کیلئے دعا ۹۲
۸۱ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی دعا ″
۸۲ کافروں سے نجات کی دعا ″
۸۳ ایمان کے ساتھ موت کی دعا ۹۳
۸۴ اپنی اولاد، والدین، مومنوں کی مغفرت کی دعا ″
۸۵ والدین کے لئے دعا ۹۴
۸۶ صالح زندگی گذارنے کی دعا ″
۸۷ ہدایت کی دعا ″
۸۸ علم کی زیادتی کی دعا ۹۵
۸۹ سخت مصیبت کے وقت کی دعا ″
۹۰ ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا ″
۹۱ اچھی جگہ پر رہائش کے لئے دعا ۹۶
۹۲ گنہگار لوگوں سے بچنے کی دعا ″
۹۳ شیطانی وسواس سے بچنے کی دعا ″
۹۴ اللہ تعالیٰ سے عفو و رحم کی دعا ۹۷
۹۵ اہل خاندان کے لئے دعا ″

٩٦	علم و حکمت و دانائی کی دعا	٩٧
٩٧	ظالم لوگوں سے نجات کی دعا	٩٨
٩٨	نیک عمل کے لئے دعا	٩٩
٩٩	بے انصافوں سے بچنے کی دعا	"
١٠٠	طلبِ خیر کی دعا	"
١٠١	شریر لوگوں سے بچنے کی دعا	١٠٠
١٠٢	صبح و شام یادِ الٰہی کی تاکید	"
١٠٣	قادرِ مطلق کے حضور عجز و انکساری کی دعا	"
١٠٤	اولادِ صالح کے لئے دعا	١٠١
١٠٥	غیب کا علم رکھنے والے کے حضور دعا	"
١٠٦	توبہ قبول ہونے کی دعا	"
١٠٧	توفیقِ شکر کی دعا	١٠٢
١٠٨	صفائی قلب کی دعا	١٠٣
١٠٩	بھروسہ اور توکل کی دعا	"
١١٠	نورِ تمام کے لئے دعا	"
١١١	اپنے اور والدین کی مغفرت کی دعا	١٠٤
١١٢	اہلِ جنت کی دعا	"
١١٣	وضو سے پہلے کی دعا	١٠٥
١١٤	مسجد میں جانے کی دعا	"
١١٥	مسجد سے نکلنے کی دعا	"
١١٦	کھانے پینے سے قبل دعا	"
١١٧	کھانے پینے کے بعد دعا	"
١١٨	کسی کے کھلانے پر دعا	"
١١٩	کسی جگہ جانے کی دعا	١٠٦
١٢٠	گھر یا کسی جگہ داخل ہونے کی دعا	"
١٢١	بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت	"
١٢٢	بیت الخلاء سے نکلتے ہوئے	"
١٢٣	سو کر اٹھنے کی دعا	١٠٧
١٢٤	سوتے وقت کی دعا	"
١٢٥	کتے یا گدھے کے چلاتے وقت	"
١٢٦	کوئی احسان کرے تو یہ دعا پڑھے	"
١٢٧	طبیعت کے موافق حالت پیش آنے پر	١٠٨
١٢٨	جب کوئی بری بات دیکھے	"
١٢٩	کسی کو ہنستا دیکھنے پر	"

۱۳۰ بازار جانے کی دُعا ۱۰۸
۱۳۱ آگ لگنے پر ۱۰۹
۱۳۲ جب بُرا خیال آئے ″
۱۳۳ کسی مصیبت و پریشانی دیکھنے پر ″
۱۳۴ مشکل کام کے وقت ″
۱۳۵ طلوع آفتاب کے وقت ۱۱۰
۱۳۶ غروب آفتاب کے وقت ″
۱۳۷ وحشت کے وقت کی دعا ″
۱۳۸ بُرا خواب دیکھنے پر ″
۱۳۹ وضو کے درمیان ۱۱۱
۱۴۰ وضو کے بعد ″
۱۴۱ اذان ختم ہونے کے بعد ۱۱۲
۱۴۲ کپڑا پہننے کی دُعا ″
۱۴۳ آئینہ دیکھتے وقت ″
۱۴۴ مجلس سے کھڑا ہوتے وقت ″
۱۴۵ کسی کو رخصت کرنے کی دُعا ۱۱۳
۱۴۶ سوار ہو جانے کے بعد کی دُعا ″
۱۴۷ سفر شروع کرنے کے بعد دُعا ۱۱۳
۱۴۸ سفر سے واپسی کی دُعا ۱۱۴
۱۴۹ دریا کے سفر کی دعا ″
۱۵۰ شہر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا ۱۱۵
۱۵۱ منزل پر اترنے کی دُعا ″
۱۵۲ سفر سے گھر آنے کی دُعا ″
۱۵۳ دعائے قحط ″
۱۵۴ جب بادل دیکھے ۱۱۶
۱۵۵ بارش کے وقت ″
۱۵۶ جب بارش زیادہ ہو ″
۱۵۷ بادل کے گرجنے کے وقت ″
۱۵۸ آندھی کے وقت ۱۱۷
۱۵۹ جب سورج یا چاند گہن ہو ″
۱۶۰ جب نیا چاند دیکھے ″
۱۶۱ جب چاند پر نظر پڑے ۱۱۸
۱۶۲ جب شب قدر دیکھے ″
۱۶۳ کسی کے ظلم پر ″

۱۶۴	گناہ سے توبہ کرنے پر	۱۱۸	۱۸۱	وضو سے پہلے یہ پڑھے	۱۲۳
۱۶۵	کسی حاجت کے پیش آنے پر	۱۱۹	۱۸۲	وضو کے اعضا کی دعائیں	"
۱۶۶	مصیبت کے وقت	"		ہاتھ دھونے پر	"
۱۶۷	بخار کے وقت	"	۱۸۳	کلی کرتے وقت	"
۱۶۸	نیا پھل دیکھنے پر	"	۱۸۴	ناک میں پانی ڈالتے وقت	۱۲۴
۱۶۹	جب غصہ آئے	۱۲۰	۱۸۵	ناک سنکنے کے وقت	"
۱۷۰	ادائے قرض کی دعاء	"	۱۸۶	منہ دھوتے وقت	"
۱۷۱	جب قرض وصول پائے	"	۱۸۷	داہنا ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت	"
۱۷۲	افطار کے بعد یہ دعا پڑھے	"	۱۸۸	بایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت	"
۱۷۳	جب کسی کے پاس روزہ افطار کرے	۱۲۱	۱۸۹	سر کا مسح کرتے وقت	۱۲۵
۱۷۴	بخشش کی دعا	"	۱۹۰	کان کا مسح کرتے وقت	"
۱۷۵	مصیبت کے وقت	"	۱۹۱	گردن کا مسح کرتے وقت	"
۱۷۶	جب کوئی بھاگ جائے	"	۱۹۲	داہنا پاؤں دھوتے وقت	"
۱۷۷	مریض کی عیادت کے وقت	۱۲۲	۱۹۳	بایاں پاؤں دھوتے وقت	۱۲۶
۱۷۸	جب میت کو قبر میں رکھے	"	۱۹۴	صلوٰۃ صبح و مغرب کی نماز کے بعد دعاء	"
۱۷۹	جب قبرستان میں داخل ہوئے	"			
۱۸۰	نظر بد کی دعا	"	۱۹۵	صبح و شام کی دعاء	"

۱۹۶ تہجد کے وقت کی دعاء ۱۲۹

۱۹۷ صبح کی نماز کے لئے جانے کی دعاء ۱۳۰

۱۹۸ قرآن شریف ختم کرنے کی دعا ۱۳۱

۱۹۹ دولہا دلہن کو دعاء ۱۳۳

۲۰۰ قربانی کرتے وقت کی دعاء ״

۲۰۱ عقیقہ کے وقت کی دعاء ۱۳۴

۲۰۲ دعائے استخارہ ۱۳۶

۲۰۳ تیز ہوائیں بھلائی کی دعا ۱۳۸

۲۰۴ آسمان میں بجلی اور گرجنے کے وقت دعا ۱۳۹

۲۰۵ سبحان اللہ والحمد للہ ۱۴۱

۲۰۶ بیوی سے صحبت ۱۴۳

۲۰۷ قرآن، منبع رشد و ہدایت ۱۴۴

۲۰۸ جنت کی آخری منزل ۱۴۵

۲۰۹ ویران دل ۱۴۶

۲۱۰ ایک حرف دس نیکیاں ۱۴۷

۲۱۱ سورۃ الکافرون ۱۴۸

۲۱۲ سورۃ النصر ۱۴۹

۲۱۳ سورۃ الاخلاص ۱۵۰

۲۱۴ المعوذتان ۱۵۲

۲۱۵ اسماء حسنیٰ ۱۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

حرفِ اول

قرآن و احادیث مبارکہ میں وارد دعاؤں کا مجموعہ کتابُ الدعاء کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے، عرصہ سے خیال تھا کہ کسی فرصت میں ادعیہ جو کہ انبیائے کرام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے عجز و انکساری سے لبریز دعائیں، جو کہ انہوں نے رب السمٰوات والارض کے حضور پیش کی تھیں اُسے ایک چھوٹے سے رسالے کی شکل میں برادرانِ اسلام کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر دں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھ جیسے حقیر و ناتوان اور ظلوم و جہول انسان پر اتنی کرم نوازی فرمائی۔ کہ اس مبارک اور اہم کتاب جس کی ضرورت روز روشن کی طرح واضح ہے ترتیب دینے کی توفیق مرحمت فرمائی۔

اُحِبُّ الصَّالِحِینَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِی صَلَاحًا

رمضان المبارک کے متبرک ایام میں ناچیز نے قرآن و حدیث شریف سے دعائیں جمع کرنا شروع کر دیں۔ اس کا اکثر حصہ رمضان المبارک ہی میں مکمل ہو گیا۔ اور کچھ بقیہ حصہ اس کا ۲۵ ذوالقعدہ کو

مکمل ہوگیا۔ وللہ الحمد۔

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اس مجموعہ میں جس جگہ کوئی حوالہ نقل کیا گیا ہے تو اُسی صفحہ کے نیچے حاشیہ میں اس کا حوالہ دیدیا گیا ہے اور حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ کوئی واقعہ ایسا ذکر نہ ہو۔ جس کی اصل قرآن و سنت میں مذکور نہ ہو۔ اور ساتھ ہی اختصار بھی مدِ نظر رہا ہے۔ اگرچہ یہ مضمون بہت طویل ہے کہ مضمون تنگنائی لذتِ تفصیل کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

بہرحال اگر چند روزہ زندگی میں اِن ادعیہ ماثورہ کو پڑھا جائے تو یقیناً بہت بڑی خوش بختی کی علامت ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ اس کتاب کو عامۃ المسلمین کے لئے نفع مند فرما کر مجھ حقیر و سیاہ کار کے لئے ذخیرۂ آخرت فرما دے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اشرف علی قریشی

۲۵ ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقصدِ تخلیق

انسان کی تخلیق اس کے خالق نے فرمائی ہے، اس لئے انسان ایک ناتوان اور بے بس حیثیت کا مالک ہے، ہر چیز میں محتاج ہے اپنے خالق کا، اگر انسان اپنی حقیقت پر تھوڑی دیر کے لئے سنجیدگی سے غور کرے تو انسان کو اپنی اصل حقیقت کا علم ہو جائے۔

دیگر مخلوقات[1] کی طرح انسان بھی اسی رب العلمین کی تخلیق کردہ مخلوق ہے۔ اس کی تخلیق کا مقصد قرآن حکیم میں سورۃ الذٰریٰت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنَ[2]

---

[1] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، چالیس ہزار عالم ہیں، ساری دنیا ان میں سے ایک عالم ہے، تفسیر ابن کثیر ج۱، اول۔ تالیف امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، المتوفی ۲۶ شعبان ۷۷۴ھ۔ [2] سورۃ الذٰریٰت پ۲۷

اور میں نے پیدا کئے جن اور آدمی سو اپنی بندگی کو۔ یعنی اُن کے پیدا کرنے سے شرعًا بندگی مطلوب ہے۔

انسان کا مقصدِ تخلیق اس مالک الملک رزاق کے آگے سجدۂ عجز پیش کرنا ہے جس نے اس کی تخلیق کی ہے اور تمام مخلوق پر انسان کو برتری عطا فرمائی۔

مقبول عمل

اللہ کے عباد میں سے سب سے بڑھ کر جو عمل اللہ تبارک و تعالٰی کے ہاں مقبول ہے بندوں کی طرف سے عاجزی کا اظہار ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کائنات میں اللہ کے عباد میں سب سے زیادہ عاجزی کرنے والا میں ہوں اور اس انسان کا مقام اللہ تبارک و تعالٰی بلند فرماتے ہیں جو اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

حدیث مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَ اللّٰهُ۔ جو انسان بھی تواضع، عاجزی اختیار کرے گا اللہ تبارک و تعالٰی ان کا مقام اور درجہ بلند فرما دینگے۔

اس لئے انسان کی نجات اِسی میں ہے کہ اُس مالک الملک سے تعلق کے رشتے استوار کئے جائیں جتنا انسان کا تعلق زیادہ ہوگا۔ اتنا ہی

اُخروی نعمتوں سے سرفراز ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی رب العالمین کی اطاعت اور بندگی میں گذری، آپؐ نے ساری زندگی میں ایک لمحہ بھی آپ کی یاد سے غفلت میں نہیں گذرا۔ بیٹھتے، اٹھتے، نشست وبرخاست میں اپنے مولائے کریم سے ہی امداد اور اعانت کی درخواست کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حرکات وسکنات احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔

زندگی میں حلاوت

حقیقت یہ ہے کہ انسان اُسی وقت اپنی زندگی میں حلاوت محسوس کرسکتا ہے جب یہ وہ پیاری دعائیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اپنے مولائے کریم کے حضور نکلی ہیں یاد کرے۔ اگر مسلمان ان دعاؤں کو حرزِ جان بنالیں تو ان کی زندگی صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے عباد میں شمار کی جاسکتی ہے۔ یعنی ہر چیز اُسی مولائے کریم جل جلالہ سے طلب کی جائے۔ اُس کے ساتھ نہ کسی کو ذات میں شریک کیا جائے نہ صفات میں: اس کو اپنی ذات میں یکتا مانا جائے

حضرت لقمان کی نصیحت

حضرت لقمان[۳] علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

---

[۳] یہ لقمان بن عنقاء بن سدون تھے۔ ظاہر ہے کہ اولاد سے زیادہ پیاری چیز انسان (باقی بر صفحہ ۱۸)

کہ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝

اے بیٹے شریک مت پیدا کر اللہ کے ساتھ اصل میں شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

بقیہ حاشیہ صلا سے: کو اور کوئی نہیں ہوتی۔ اور انسان اپنی بہترین اور انمول چیز اپنی اولاد کو دینا چاہتا ہے۔ تو سب سے پہلے یہ نصیحت کی کہ صرف خدا کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ یاد رکھو اس سے بڑی بے حیائی اس سے زیادہ بُرا کام اور کوئی نہیں۔

تفسیر ابن کثیر ج ۴ تالیف امام حافظ عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۴ھ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری شریف میں مروی ہے کہ جب آیت اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ الخ اتری تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑی مشکل آپڑی اور انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کون ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو؟ اور آیت میں ہے کہ ایمان کو جنہوں نے ظلم سے نہیں ملایا وہی با امن اور راہ راست والے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا ظلم سے مراد عام گناہ نہیں ہیں بلکہ ظلم سے مراد وہ ظلم ہے جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹے خدا کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴، ص ۴۵)

لہ لان التسویۃ بین من یستحق العبادۃ و بین من لا یستحقھا

(باقی بر صلا۱۹)

ظلم کی تشریح

رب العزت کے ساتھ کسی کو اس کی ذات و صفات میں شریک کرنا ظلم عظیم ہے ۔ (۱) اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنی شانِ رفیع سے گھٹا کر اس کے بندوں کی صف لا کھڑا کر دینا یا (۲) عباد میں سے کسی کو اٹھا کر اس صفات سے متصف کر دینا جو کہ اللہ تبارک و تعالےٰ کے لئے مخصوص ہیں اسے ظلم کہا جاتا ہے ۔ کسی بندے سے وہ چیزیں مانگنا جو کہ اللہ تبارک و تعالےٰ کے اختیار میں ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مشرکوں کی طرح افعال کرنا یا کسی بزرگ سے اپنے لئے اولاد طلب کرنا، کاروبار طلب کرنا، مال و متاع طلب کرنا، زیارات سے اپنی حاجات کو پورا کرنے کا عقیدہ رکھنا یہ سب باتیں شرک ہیں ۔ فرق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مشرک بتوں سے یہ باتیں منسوب کرتے تھے اور آج کل زیارات سے ۔

مشرک کا انجام

اللہ تبارک و تعالےٰ کے حضور میں ہر گناہ کے لئے عفو اور

بقیہ حاشیہ ۱۸ سے : ظلمٌ عظیم، لانه وضع العبادة فی غیر موضعها .

(تفسیر خازن ج ۴ ص ۱۲۹)

درگذر کی گنجائش ہے سوائے شرک کے:

شرک ایک ایسا گناہ ہے. جس کے لئے معافی نہیں. ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝

ترجمہ: اُسے تو خدا قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے سوا گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ اس قسم کے امور سے احتیاط برتی جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمام اعمال غارت ہو جائیں. اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں اس کی تفصیل کے لئے ناچیز کی کتاب ارکانِ اسلام کو ملاحظہ کیا جائے۔

ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی مسنون دعائیں پیش کی جا رہی ہیں. ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِن دعاؤں کو یاد کرے اور اپنی نشست و برخاست میں ان دعاؤں کو پڑھے. جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔

بارگاہِ ربّ العزت میں

بارگاہ رب العزت میں عاجزی، تواضع اور انکساری کے ساتھ دُعا کرنی چاہیئے۔ اپنی حاجات کو اُس کی بارگاہ میں پیش کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ انسان باوضوء ہو کر عاجزی کی ہیئت بنا کر اللہ کے حضور اپنے مالک الملک اور احکم الحاکمین سے سوال کرے، سوال کبھی رد نہیں کیا جاتا۔ بندہ جو کچھ بھی مانگتا ہے جس میں اس کی بہتری ہوتی ہے وہ چیز مرحمت فرما دیتے ہیں، مالک اپنے بندے کی التجا کو رد نہیں فرماتے اس کی حاجات و ضروریات کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہیں۔

دُعا

ارشاد باری تعالیٰ وَقَالَ ربکم ادعونی استجب لکم ط "تمہارے رب کا فرمان سرزد ہو چکا ہے کہ مجھ سے دعا کرتے رہو۔ میں تمہاری دعاؤں

---

۵ دُعاء۔ اُدْعُ۔ تو مانگ، پکار، دعا کر، بُلا، دُعاء سے امر واحد مذکر حاضر۔

اُدْعُوا۔ تم پکارو، دعا کرو۔ بلاؤ، دعاء سے امر جمع مذکر حاضر۔

(قاموس القرآن، قرآنی ڈکشنری ص ۲۴)

کو قبول کرتا رہوں گا۔"

اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس احسان پر قربان جائیں کہ وہ ہمیں دعا کی ہدایت کرتا ہے اور قبولیت کا وعدہ فرماتا ہے۔

امام سفیان ثوریؒ کی دعا

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی دعاؤں میں فرمایا کرتے تھے: اے وہ خدا جسے بندہ بہت ہی پیارا لگتا ہے۔ جو بکثرت اس سے دعائیں کیا کرے، اور وہ بندہ اُسے سخت بُرا معلوم ہوتا ہے جو اس سے دعا نہ کرے۔ اے میرے رب یہ صفت تو صرف تیری ہی ہے۔

؎ اَللّٰہُ یَغْضَبُ اِنْ تَرَکْتَ سُؤَالَہٗ
وَ بَنِیْ آدَمَ حِیْنَ یُسْأَلُ یَغْضَبُ

اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب تو اس سے نہ مانگ تو وہ ناخوش ہوتا ہے۔ اور انسان کی یہ حالت ہے کہ اس سے مانگو تو وہ روٹھ جاتا ہے۔ حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ اس اُمت کو تین چیزیں ایسی دی گئی ہیں کہ اس سے پہلے کی کسی اُمت کو نہیں دی گئیں۔ بجز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ دیکھو ہر نبی کو خدا کا فرمان یہ ہوا ہے کہ تو اپنی اُمت پر گواہ ہے لیکن تمام لوگوں پر گواہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیا ہے اگلے نبیوں سے کہا جاتا تھا۔ کہ تجھ پر دین میں کچھ حرج نہیں،

اس اُمت سے فرمایا گیا کہ تمہارے دین میں تم پر کوئی حرج نہیں۔ ہر نبی سے کہا جاتا تھا کہ مجھے پکار میں تیری پکار قبول کروں گا۔ لیکن اس اُمت سے فرمایا گیا کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار قبول فرماؤں گا۔

چار خصلتیں

ابو یعلیٰ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا چار خصلتیں ہیں جن میں سے ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے، ایک تیرے اور میرے درمیان، اور ایک تیرے درمیان اور میرے دوسرے بندوں کے درمیان جو خاص میرے لئے ہے وہ تو یہ کہ تو صرف میری ہی عبادت کر اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اور جو تیرا حق مجھ پر ہے وہ یہ کہ تیرے ہر عملِ خیر کا بھرپور بدلہ میں تجھے دونگا، اور جو تیرے میرے درمیان ہے وہ یہ کہ تو دعا کر اور میں قبول کیا کروں ۔۔ اور چوتھی خصلت جو تیرے اور میرے دوسرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تو ان کے لئے وہ چاہ جو اپنے لئے پسند رکھتا ہے۔

مُسند احمد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ کہ دُعا

ابن کثیر بحوالہ ابن ابی حاتم

عینِ عبادت ہے، پھر آپؐ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔[۷]
میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرتا رہوں گا"

قبولیت دُعا

سورۃ الاعراف میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔
اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۞[۸]
"پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے، اس کو خوش نہیں آتے حد سے بڑھنے والے"

سورۃ نمل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۞[۹]

بھلا کون پہنچتا ہے بے کس کی پکار کو جب اس کو پکارتا ہے اور دور کر دیتا ہے سختی، اور کرتا ہے تم کو نائب اگلوں کا زمین پر، اب کوئی حاکم ہے اللہ کیساتھ، تم بہت کم دھیان کرتے ہو۔

---

[۷] یہ حدیث سنن میں بھی ہے۔ امام ترمذیؒ اسے حسن صحیح کہتے ہیں۔ ابنِ حبانؒ اور حاکم بھی اسے اپنی صحیح میں لائے ہیں۔

[۸] سورۃ الاعراف پ ۸ [۹] سورۃ نمل پ ۲۰

سورۃ بقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○

جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں تو کہدے کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے میں قبول کرتا ہوں پس لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

ایک اعرابی کا سوال

ایک اعرابی[۲] نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہمارا رب قریب ہے؟ اگر قریب ہو تو ہم اس سے سرگوشیاں کرلیں یا دور ہے؟ اگر دور ہو تو ہم اونچی اونچی آوازوں سے اُسے پکاریں،

---

[۱] سورۃ البقرہ پ ۲۔ [۲] تفسیر ابن کثیر و ایضاً تفسیر الکشاف تالیف جار اللہ زمخشری ج اول، ص ۳۳۷، قال الکشاف وروی ان اعرابیاً قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اقریب ربنا فنناجیه ام بعید فننادیه؟ فنزلت فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس پر یہ آیت اتری۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں تھے۔ ہر اونچائی پر چڑھتے وقت ہر بلندی پر چڑھتے وقت ہر وادی میں اُترتے وقت بلند آوازوں سے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آکر فرمانے لگے۔ لوگو! — اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی کم سننے والے یا دُور والے کو نہیں پکار رہے۔ جسے تم پکارتے ہو وہ تم سے تمہاری سواریوں کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے، اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ — جنت کا خزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ہے۔

دعاؤں سے مصیبت کا ٹل جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ میرے ساتھ جیسا عقیدہ رکھتا ہے، میں بھی اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ برتتا ہوں، جب وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ہی ہوتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرا بندہ جب مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر میں ہلتے ہیں میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں[۱۲]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اللہ تعالےٰ کے سامنے ہاتھ بلند کر کے دُعا مانگتا ہے تو ارحم الراحمین اس کے ہاتھوں کو خالی پھیرتے ہوئے شرماتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو بندہ اللہ تعالےٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں نہ گناہ ہو نہ رشتے ناتے ٹوٹتے ہوں تو اسے اللہ تعالےٰ تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے یا تو اس کی دُعا اس وقت قبول فرما کر اس کی مُنہ مانگی مراد پوری کرتا ہے یا اُسے ذخیرہ کر کے رکھ چھوڑتا ہے اور آخرت میں عطا فرماتا ہے یا اس کی وجہ سے کوئی آنے والی بَلا اور مصیبت کو ٹال دیتا ہے ـــــ لوگوں نے سُن کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر تو ہم بکثرت دُعا مانگا کریں۔ آپؐ نے فرمایا

---

[۱۲] رواہ الامام احمد رحمۃ اللہ۔

پھر خدا کے ہاں کمی ہے ؟ (مسند احمد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روئے زمین کا جو مسلمان اللہ عزّ و جل سے دعا مانگے اسے خدا تعالٰے قبول فرماتا ہے یا تو اسے اس کی مُنہ مانگی مراد ملتی ہے یا ویسی ہی بُرائی ٹلتی ہے جب تک کہ گناہ کی اور رشتہ داری کے کٹنے کی دُعا نہ ہو۔ (مسند احمد)

ثوابؑ میں جنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کوئی شخص دعا میں جلدی نہ کرے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ جلدی کرنا یہ ہے کہ کہنے لگے میں نے تو ہر چند دعا مانگی لیکن خدا قبول نہیں کرتا[۳۱]۔ بخاری کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسے ثواب میں جنت عطا فرماتا ہے، صحیح مسلم میں یہ بھی ہے کہ نامقبولیت کا خیال کرکے وہ ناامیدی کے ساتھ دُعا مانگنا ترک کر دے یہ جلدی کرنا ہے۔

---

[۳۱] موطا امام مالکؒ

ابو جعفر طبری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں یہ قول حضرت عائشہؓ کا بیان کیا گیا ہے. حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دل مثل برتنوں کے ہیں بعض. بعض سے زیادہ نگرانی کرنے والے ہوتے ہیں.

اے لوگو!۔۔۔ تم جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرو تو قبولیت کا یقین رکھا کرو سنو!۔۔۔ غفلت کرنے والوں کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا.

بچوں کے ساتھ دُعا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ افطار کے وقت اپنے گھر والوں کو اور بچوں کو سب کو بلا لیتے اور دعائیں کیا کرتے تھے. (ابوداؤد)

ابن ماجہ میں بھی روایت ہے اور اس میں صحابہ کرامؓ کی یہ دُعا منقول ہے. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ.

اے اللہ میں تیری اس رحمت کو تجھے یاد دلا کر جس نے تمام چیزوں کو گھیر رکھا ہے، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ معاف فرما دے۔

عادل بادشاہ۔ صائم اور مظلوم

اور حدیث میں ہے کہ تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی
۱۔ عادل بادشاہ ۲۔ روزے دار شخص اور ۳۔ مظلوم
اسے قیامت والے دن اللہ تعالیٰ بلند کرے گا، مظلوم کی بد دعا
کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
مجھے میری عزت کی قسم میں تیری ندا ضرور قبول کروں گا۔ گو دیر سے
کروں[۱۴]۔ (مسند، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

اپنی ضروریات

خدائے بزرگ و برتر کے حضور بھلا کمی کس چیز کی ہے؟
بس اس کے دربارِ عالی میں عاجزی اور تواضع کے ساتھ اپنی
ضروریات پیش کرنے کی ضرورت ہے اور ہر چیز میں اور ہر کام میں بس
اُس سے امداد طلب کرنی چاہیئے۔ اگر ہم اپنی زندگیوں میں اِن ادعیہ
ماثورہ کو رائج کریں اور اس کو سیکھنے کی کوشش کریں تو ہمارے سارے
اوقات عند اللہ عبادت میں محسوب ہوں گے اور اس کا بے پناہ
اجر رب العلمین مرحمت فرمادیں گے۔

---

[۱۴] ابن کثیر تالیف امام حافظ عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ

فضیلتِ دُعا

وعن النعمان بن بشیر رضی اللّٰہ عنہما عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الدعاءُ ھُوالعبادۃ[۵]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ دُعا ہی عبادت ہے ابوداؤد اور ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

وعن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یستحب الجوامع من الدعاءِ ویدع ماسِوٰی ذالک[۶]۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں میں سے جامع دعا کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ اور ان کے علاوہ دوسری کو ترک کر دیا کرتے تھے۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ

---

[۵] رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح

[۶] رواہ ابوداؤد باسناد جیدٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شیٔ اکرم علی اللہِ مِنَ الدعاءِ[۱۷]

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔

وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ینفع مما نزل وممالم ینزل فعلیکم عباداللہ بالدعاءِ[۱۸]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس چیز میں کہ اتری ہو یا نہ اتری ہو اللہ تعالےٰ کے بندو۔ اپنے لئے دعا کو لازم کرلو۔

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاءِ فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سُئِل اللہ شیئاً

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے لیئے دعا کا دروازہ کھولا گیا۔ تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے۔ اللہ کے نزدیک

---

۱۷ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہٰذا حدیث غریبٌ۔

۱۸ رواہ الترمذی ورواہ احمد عن معاذ بن جبل وقال الترمذی ہذا حدیث غریب۔

يعني احب اليه مِن أنْ يسئال العافية	محبوب ترین دعا یہ ہے کہ اس سے عافیت کی دعا کی جائے۔
(رواہ الترمذی)	
وعن سلمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ربكم حيي كريم يستحيي من عبده اذا رفع يديه اليه أنْ يردهما صفراً[19]	حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار ہے وہ حیا کرتا ہے جس وقت اس کا بندہ ہاتھ اٹھاتا ہے کہ ان کو خالی واپس لوٹائے۔

محرومی کا سبب

مولائے کریم سے دعا جتنی انسان مانگ سکے مانگنی چاہیئے کیونکہ مالک الملک کی رضا مندی اسی میں ہے کہ اس کا بندہ ہر وقت اُسی سے مانگتا رہے۔ انسانوں سے مانگنے میں تو دقت ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی انسان سے کسی وقت کوئی چیز مانگ بھی لیا جائے تو دوسرے وقت اُن سے مانگنا بُرا محسوس ہوتا ہے۔ مگر اللہ تبارک وتعالےٰ ایسی

---

[19] رواہ الترمذی وابوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر۔

ذاتِ مبارک ہے کہ آپ جتنا مانگیں گے۔ اُتنا ہی وہ بندے پر عنایات فرماتا ہے۔ اور نہ مانگنا اس کے دربار میں انسان کی محرومی کا سبب بنتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں۔

وعن ابی هريرة (رضی الله تعالٰی عنه) قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم مَنْ لم يسأل الله يغضب عليه۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ ج سے سوال نہ کرے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

فضل کا سوال

اور ایک دوسری روایت جس کے راوی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

وعن ابن مسعود (رضی الله عنه) قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سئلوا اللہ مِن فضلہٖ فَاِن	اللہ سے اس کا فضل مانگو اللہ
اللّٰہ یحب اَنْ یسئال و	پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے
افضل العبادة انتظار	اور افضل عبادت کشادگی کا انتظار
الفرج[۲۰]	کرنا ہے۔

مولائے کریم کے حضور جو درخواست بھی پیش کی جائے اس کے قبول ہونے کا پورا یقین رکھنا چاہئے۔ اور یہ سمجھے کہ میں نے اپنی درخواست اور فریاد احکم الحاکمین کے حضور پیش کر دی ہے اب وہ ضرور میری اس حاجت کو شرف قبولیت سے نوازے گا کیونکہ وہ میرا مالک ہے اور ماں باپ سے زیادہ اپنے بندوں پر مشفق اور مہربان ہے اور کسی کی ضرورت کو رد بھی نہیں فرماتا اور اپنے بندوں سے بڑا قریب ہے۔

دعا یقین کے ساتھ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔

وَعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

---

[۲۰] رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریبٌ۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاءً من قلب غافلٍ لاہٍ[21] (رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)

عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ ج سے دعا اس طرح کرو کہ تم اس کے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہو اور یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

دعا مانگنے کا طریقہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک دعائیں کس طرح تھا اور وہ کس انداز سے دعا فرمایا کرتے تھے؟ کس انداز سے ہاتھ مبارک کو اٹھاتے؟

بخاری شریف اور دیگر کتب حدیث میں مذکور ہے[22]

وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی اْلاَشْعَرِیُّ دَعَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ

---

[21] رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

[22] صحیح بخاری شریف کتاب الدعوات (ج ثانی)

ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَ رَاَیْتَ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

بیہقی نے حضرت انسؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

وعنہ قال کان رسول	حضرت انسؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی
یرفع یدیہ فی الدعاء	اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھ اٹھاتے
حتیٰ یُریٰ بیاض اِبطیہ [۲۳]	کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی

اور ایک روایت میں ہے

وعن سھل بن سعد	حضرت سہلؓ بن سعد (رضی اللہ عنہ)
عن النبی صلی اللہ علیہ	سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کان یجعل	وسلم دعا میں اپنے ہاتھوں کی انگلیوں
اصبعیہ حِزاءَ منکبیہ وَیدعُوا	کو مونڈھوں کے برابر فرماتے۔

---

[۲۳] مشکوٰۃ شریف کتاب الدعوات ج اول بحوالہ بیہقی وایضاً بخاری

اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک کو اپنے منہ پر پھیر دیتے تھے امام بیہقی نے دعوات کبیرہ میں حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت نقل کی ہے۔

وعن السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ[۲۴]	حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو اپنے ہاتھ اُٹھاتے پھر مُنہ پر ہاتھ پھیرتے۔
وعن مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سالتموا اللہ فاسئلوہ ببطون اکفکم ولاتسئلوہ بظھورھا وفی روایۃ	حضرت مالکؓ بن یسار سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اللہؐ سے دعا کرو تو اپنی ہتھیلیاں منہ کیطرف کرکے دعا کرو، نہ ہاتھوں کی پچھلی طرف کو اوپر کرکے، جب دعا سے

---

[۲۴] روی البیھقی الاحادیث الثلثۃ، روایت کرد بیہقی این سہ حدیث را کہ یکے از انس بود دیگر از سہل وسوم از سائب فی الدعوات الکبیر۔ (اشعۃ اللمعات جلد ثانی تالیف علامہ شیخ عبد الحق محدث رح)

ابن عباس قال سلوا الله ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحو بھا وجوھکم[۲۵]	فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک روایت میں ہے کہا اللہ سے ہاتھوں کے اندر کی جانب سے مانگو۔ ہاتھوں کے باہر کی جانب سے نہ مانگو۔ جب دعا سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرو۔

دعا کے آداب

حرام چیزوں سے اجتناب، یعنی کمانے کے ذرائع بالکل حلال کے ہوں حرام کا شائبہ تک نہ ہو، کھانا پینا حلال ہو۔ بدن ولباس پاک وصاف ہو۔ شکل وہیئت میں عاجزی نمایاں ہو۔ دعا سے اول اللہ تبارک وتعالٰی کا ذکر یعنی حمد وثناء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا۔ اپنے گناہوں کا اعتراف اور اس پر اظہار ندامت کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی پڑھی ہوئی دعاؤں کا اہتمام رکھنا۔ دعا کرتے

---

[۲۵] (رواہ ابوداؤد)۔

وقت دل میں قبولیت کا پورا عزم ویقین رکھنا ــ دعا میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے اپنے والدین عزیز واقارب اور تمام مسلمانوں کو دعائے خیر سے یاد کرے اگر اس سیہ کار بندہ اشرف علی قریشی کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھا تو ناچیز دنیا وآخرت میں ممنون رہے گا۔

بہترین دُعا

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین ذکر لا الٰہ الا اللّٰہ ہے اور بہترین دُعا الحمد للّٰہ ہے[۲۶]

عن ابی ھریرۃ رضؓ وابی سعیدؓ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قومٌ یذکرون اللہ الا حفتھم الملٰئکۃ و غشیتھم الرحمۃ ونزلت

حضرت ابوہریرہ و ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے۔آپ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی مگر اُن کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، ان کو رحمت

---

[۲۶] رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔

علیھم السکینہ و ذکرھم الله فیمن عندہٗ ۔ ڈھانک لیتی ہے ان پر سکینت اترتی ہے اللہ ان کا ذکر ان فرشتوں میں فرماتے ہیں جو اس کے قریب ہیں ۔ (رواہ مسلمؒ)

اور صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں، میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں، جب وہ مجھ کو اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں اسکو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں[۲۷]۔

فرشتوں کی تلاش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے ذکر کرنے والوں کو بازاروں میں تلاش کرتے ہیں، اگر ذکر کرنے والی قوم کو پالیں تو آپس میں پکارتے ہیں — اپنے مطلب کو جلدی آؤ — آپؐ نے فرمایا ان کو اپنے پروں

---

[۲۷] صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

سے آسمانِ دنیا تک گھیر لیتے ہیں. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتوں سے ان کا حال پوچھتا ہے حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے — میرے بندے کیا کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں، تسبیح کرتے ہیں اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں، تیری بزرگی کے ساتھ تجھ کو یاد کرتے ہیں. آپؐ نے فرمایا — اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں. اللہ کی قسم انہوں نے آپ ج کو نہیں دیکھا، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا — آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر آپ ج کو دیکھ لیتے تو بہت بندگی کرتے اور تیری بزرگی بہت بیان کرتے اور تیری تسبیح کرتے ۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں، جنت کا سوال کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا کہ فرشتے کہتے اللہ کی قسم نہیں دیکھا، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر وہ دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا — آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر دیکھ لیتے تو اس پر بہت حرص کرتے اور اس کو بہت طلب کرنے والے ہوتے، اور اس میں بہت رغبت رکھتے

اللہ تعالٰے فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں، آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالٰے فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں، خدا کی قسم اے پروردگار! انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا، آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اُن کا کیا حال ہوتا، آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر اس کو دیکھ لیتے اس سے ڈر کیوجہ سے بہت بھاگتے، آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے فرشتوں سے فرماتا ہے، میں تم کو گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو بخش دیا ہے، آپؐ نے فرمایا ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ذکر کرنیوالوں میں فلاں شخص بھی ہے جو ذکر کرنیوالا نہیں جو کسی کام کے لئے آیا تھا ان میں بیٹھ گیا۔ اللہ تعالٰے نے فرمایا وہ ذکر کرنے والے ہیں کہ ان میں بیٹھنے والے بھی بدبخت نہیں۔ روایت کیا اس کو بخاری نے مسلم کی ایک روایت میں ہے کہا اللہ تعالٰے کے لئے بہت فرشتے ہیں، جو ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ جب ذکر کرنے والے گروہ کو پاتے ہیں تو ان میں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو گھیر لیتے ہیں اپنے پَروں سے اور فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان بھر جاتے ہیں۔ جب ذکر کرنیوالے جدا ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان پر پہنچتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اللہ جؐ اُن سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کا حال

خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے بندوں سے آئے جو زمین میں تیری تسبیح کرتے ہیں، تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیرا کلمہ پڑھتے ہیں تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری جنت، اللہ نے فرمایا کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں ـــــ اللہ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیتے پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ نے فرمایا کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں مجھ سے، فرشتے کہتے ہیں۔ تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں، اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے۔ اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا، فرشتے کہتے ہیں بخشش کی بھی طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے کہ میں نے ان کو بخشا اور جو مانگتے ہیں وہ ان کو دی اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی، آپؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں۔

اے اللہ ـــــ ان میں فلاں بندہ جو بڑا گنہگار ہے۔ وہ جاتے جاتے ان کے پاس بیٹھ گیا، آپؐ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ قوم بدبخت نہیں ہوتی جو

ان کے پاس بیٹھے۔[۲۸]

حمد اور درود شریف

وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جلس قوم مجلساً لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علیٰ نبیھم الا کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم۔[۲۹]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اس مجلس میں خدا کا ذکر نہ کریں اور نہ اپنے نبی (صلعم) پر درود پڑھیں تو وہ مجلس ان پر حسرت ہوگی، چاہے خدا ان کو عذاب دے اور چاہے ان کو بخشے۔

فضیلتِ درود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ایک اعلیٰ عبادت ہے۔ ہر مسلمان کا جو تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے ساتھ، اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان

۲۸؎ مشکوۃ شریف بابِ ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ

۲۹؎ رواہ الترمذی الشریف۔

ہر وقت اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف میں رطب اللسان رہے۔

اُوپر والی حدیث مبارک جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہٗ تھے، اس میں ذکر کیا گیا کہ جس مجلس میں اللہ تبارک و تعالٰے کا ذکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود مبارک نہ ہو وہ مجلس ان کے لئے حسرت ہوگی، ویسے بھی اگر مسلمان غور کریں تو ہر ایک انسان کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا ہے کہ اگر آپؐ شفاعت نہ فرمادیں تو انسان کی کامیابی ہی ناممکن ہے

آنحضرتؐ سے محبت

آپؐ کا اُمتی آپؐ کی سفارش سے آخرت میں اعلیٰ نعمتوں سے مالا مال ہو سکتا ہے اور دنیا میں جب تک آپؐ کے بتلائے ہوئے راستے پر گامزن نہ ہوگا اس وقت تک فلاح و فوز ناممکن ہے!

حدیث مبارک میں آیا ہے۔

وَ عَنْ اَنَسٍ ؓ[۳۰] قَالَ قَالَ　　حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا

---

[۳۰] وعن انس رضی اللہ عنہ، ای ابن مالک بن النضر الانصاری الخزرجی
(باقی برصفحہ ۴۷)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ [۱۳] (مُتَّفَقٌ علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا. جب تک کہ اس کے نزدیک میں (آنحضرتؐ) باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں. (بخاری ومسلم)

ایمان کا مزا

اور ایک دوسری روایت میں اسی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے.

بقیہ حاشیہ ص۴۶ سے :. النجاری۔ خادم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عشر سنین. (المرقاۃ المفاتیح شرح المشکوٰۃ المصابیح ج اول، ص ۷۳. تالیف علی بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللّٰہ علیہ المتوفی ۱۰۱۴ھ)

[۱۳] مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان واخرجہٗ ایضًا احمد والنسائی فی الایمان وابن ماجۃ فی السنۃ واخرجہ الحاکم عن فاطمہ بنت عتبۃ۔

(تنقیح الرواۃ ص ۹، ج ۱ بحوالہ لمعات ج اول)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ[۳۲] تین چیزیں ایسی ہیں جس شخص میں وہ پائی جائیں اس کو ایمان کا مزا اور لطف حاصل ہوگا ۱؎ وہ شخص جو اللہ (تبارک و تعالیٰ) اور اس کے رسول (صلعم) کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب رکھتا ہو ۲؎ وہ شخص جو بندۂ سے صرف اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی خوشنودی و رضامندی کے لئے محبت کرے ۳؎ وہ شخص جس کو اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی نورانیت عطا فرمائی ہو اور وہ پھر کفر کی طرف واپس جانا ایسا ہی بُرا جانتا ہو جیسا کہ اس امر کو بُرا سمجھتا ہے کہ اس کو آگ میں ڈال دیا جائے۔

(متفق علیہ)

ان روایات کی رو سے آپ نے جان لیا ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہُ ابی و اُمی) سے محبت، عشق ایمان کا جُز ہے، اس وقت تک ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک آپؐ سے تعلق کا رشتہ ساری کائنات سے بڑھ کر نہ ہو۔ اس راستہ

---

[۳۲] صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ واخرجہ ایضاً احمد والترمذی وصححہ و حسنہ والنسائی و ابن ماجہ (تنقیح الرواۃ ص ۱۰ ج اول)

میں نہ اولاد کی محبت آڑے آئے اور نہ ہی والدین اور مال و متاع : اس کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب سے پہلے آپ کی سنت اور طریق کار کی پیروی کریں جس کی تعلیم آپؐ نے ہمیں دی اور اُس راستے میں اپنی زندگی صرف کر دیں۔ اور ہوا و نفس کی ہر اُس خواہش کو کچل کر رکھ دیں۔ جو آپؐ کی محبت میں آڑے آئے۔ بلا ریب مسلمانوں کی کامیابی اسی میں مضمر ہے کہ وہ آپؐ سے محبت و عشق کے وہ لازوال رشتے قائم کریں۔ جس کے لئے زوال نہ ہو۔

درود وسلام کا صحیح طریقہ

اور درود وسلام میں بھی وہی طریقۂ اختیار کرنا چاہیئے۔ جس کی تعلیم ہمیں اسلام دیتا ہے۔ کیونکہ ہر وہ طریقہ جس کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو وہ مردود ہے عنداللہ اس کا کوئی مقام نہیں اور اس پر کوئی اجر اللہ تبارک وتعالے نہیں عطا فرماتے جو کہ اس کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارک کے خلاف ہو۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

لقد کَانَ لکم فِی رَسُولِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالیَوْمَ الاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْراً ۵

(سورہ الاحزاب پ۲۱)

یقیناً تمہارے لئے رسولِ خدا میں[۳۳] عمدہ نمونہ موجود ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت خدا کی یاد کرتا ہے۔

اردو کا درود و سلام

درود وسلام پیش کرنے کے طریق کار پر ذرا غور فرمائیں علم کی کمی کی وجہ اور جہالت کی وجہ سے آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض حضرات حلقہ بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور تمام لوگوں کو کہتے ہیں کھڑے ہو جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش

---

۳۳ تفسیر ابن کثیر ج ۳ - تالیف، حافظ عماد الدین ابی الفداء اسماعیل ابن کثیر القرشی الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ

وقرن الرجاء بالطاعات الکثیرۃ والتوفر علی الاعمال الصالحۃ والمؤتسی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان کذٰلک

تفسیر کشاف ج ۳، ص ۲۵۶ تالیف علامہ جار اللہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۳۸ھ

کرتے ہیں اور ان کے خیال میں یہ بات ہوتی ہے کہ آپؐ تشریف لے آئے ہیں بھلا کوئی اُن سے پوچھے کہ جب آپ عربی میں درود شریف پڑھتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لاتے۔ اور جب اردو میں شروع کر دیتے ہیں آپؐ تشریف لے آتے ہیں یہ اُردو میں کونسی خصوصیت ہے ؟ جو کہ درود آپؐ کے نطق مبارک سے نکلا، جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پڑھا اس پر تو آپ بیٹھے ہی رہتے ہیں مگر مابعد میں اُردو کی کسی نظم سے کھڑے ہو جانے کا کیا جواز ؟ یہ وہ مشرکانہ حرکات ہیں جس کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تیئس ۲۳ سالہ زندگی میں جہاد کیا

بدعات سے اجتناب

دین میں کمی و بیشی کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔ یعنی اپنی تئیں سے دین میں کوئی بات شامل کر لینا اور اُسے ثواب سمجھ کر اس پر عمل کرنا، دین میں اپنے عقل سے کوئی کام بھی عند اللہ درجہ قبولیت سے ہمکنار نہیں ہو سکتا بلکہ دین اسلام میں ہر چیز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال واقوال کی پیروی کرنا ہے، جو چیز جس طرح سے شارع علیہ السلام نے بتلائی ہے اس پر عمل پیرا ہونا اسلام کہلاتا ہے اور اس سے ہٹ کر اپنے نفس اور عقل کی پیروی کرنا

اسلام نہیں کہلاتا۔ بس اسلام کا تصور یوں اپنے اذہان میں بسالینا چاہئے کہ جو تعلیم ہمیں اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اُسی پر عمل کریں گے۔ اس میں ذرا بھر کمی بیشی ہلاکت اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی ناراضی کا سبب ہے۔ اب آپ ذرا جائزہ لیں کہ جو لوگ بڑے بڑے حلقے بنا کر بڑی چیخ و پکار کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اردو میں سلام پڑھتے ہیں اس کی شرعی کیا حیثیت ہے؟ اور طرہ یہ کہ جو اصحاب اُن کے اس مشرکانہ حرکت میں شریک نہیں اُنہیں مسلمانی سے نکال دیتے ہیں، اُسے سرے سے مسلمان ہی نہیں سمجھتے، ظاہر ہے کہ یہ کتنی بڑی جہالت و گمراہی کی بات ہے، اس پُرفتن دور میں جب کہ غیر مسلم اسلام کے خلاف نت نئے فتنے کھڑے کر رہے ہیں اُمتِ مسلمہ کے اندر ان قسم کی حرکات کوئی اچھا اقدام نہیں، اب وقت اُمتِ مسلمہ کو ایک جگہ مل بیٹھنے کا تھا، اب وقت غیر مسلموں کے اُن غلط نظریات کو چیلنج کرنے کا تھا جو کہ وہ اسلام کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں۔

جہالت و گمراہی

کاش! اس صیہونی سازشوں کو کوئی بھی سمجھنے والا نہیں کہ وہ مسلمانوں کے اندر تفرقہ بازی ڈال کر اسلام کی اساس کو ختم کرنا

چاہتے ہیں آخر اس کا ذمہ دار کون ہے ؟ — بعض عقائد ایسے ہیں کہ کرنے والے خود بھی جانتے ہیں کہ یہ حرکات و سکنات تعلیماتِ اسلام کے خلاف ہیں مگر اپنی ضد اور عناد کی وجہ سے اس عظیم گناہ پر مصر ہیں اگر خدائے لم یزل کے حضور جوابدہی کا ذرا بھر احساس پیدا ہو جائے تو نفس کی کجی دور ہو سکتی ہے۔ خدارا وقت کی نزاکت کو محسوس کرنے کا وقت ہے۔ آپس میں گتھم گتھا ہونے کی بجائے غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کرنی چاہیے تھی۔ سارا عالم حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے لئے تیار ہے وہ آپ کی تبلیغ اسلام کا منتظر ہے۔ یورپ میں آج تبلیغ اسلام کی بڑی تشنگی محسوس کی جا رہی ہے۔ اب فروعی اختلافات کو ختم کر کے صحیح دینِ متین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ جس کی تلقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمائی ہے

رسول صلعم کی پیروی

ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ [۳۴]

---

[۳۴] سورۃ الحشر پ ۲۸

"اور جو دے تم کو رسولؐ سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے؟

بندگی اور تعظیم

حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تحفۃ الموحدین میں عبادات میں اللہ تبارک و تعالٰی کی تعظیم اور صفات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

باید فہمید کہ تعظیماتے کہ برائے حق تعالٰی[۳۵] مقرر کردہ اند آن را عبادت می گویند اگر آن تعظیم را شارع مقرر فرمودہ عبادت می نامند و اگر جماعت دیگر مقرر کردہ باشد ملحق بعبادت مے نامند پس تعظیمے کہ خدائے تعالٰی را بجامے آرند بہ مخلوق نباید کرد کہ مے فرماید فلا تجعلوا للہ انداداً وانتم تعلمون ۰ (بقرہ) پس مگر دانید برائے خدائے تعالٰی ہمسران در عمل باوجودیکہ شما می دانید کہ کسے ہمسر خدائے تعالٰی نیست۔ یعنی شمایان در عقیدہ خود کسے را برابر بمرتبہ

---

[۳۵] تحفۃ الموحدین، ص ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳۔ تالیف حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

خدا نمے دانند۔ لیکن در تعظیمات برابر مے کنند از وقت آدم
تا این دم باین طور کافرے پیدا نشدہ کہ دو خدا گفتہ باشد یا
کسے مخلوق را در مرتبہ برابر خدائے تعالیٰ دانستہ باشد در علم
خود۔ لیکن ہمیں قدرے دانند کہ بزرگان را بسبب قرب در
کارخانۂ الٰہی دخلے است و بسبب کثرت ریاضت اند کے از
صفاتِ باری تعالیٰ در ایشاں پیدا گشتہ، مثلاً پروردگار
اگر بیشمار پیدا مے تواند کرد، این بزرگان اگر خواہند یک دو
شخص را پسر بخشند و اگر پروردگار تمام عالم زمین را مقہور
و معذب تواند کرد، این بزرگان کسے را کہ بخدمت شان بے ادبی
کند البتہ چیزے ضرر رسانیدن میتواند چوں باعتقاد مرمان
ایں ظن فاسد مستقر شدہ است بہمین سبب تعظیمات بزرگان
خارج از حد بجا می آرند و در تحصیل رضائے ایشاں بسیار
سعی نمایند و ہمین صورت شرک باللہ است کہ آنرا مردود
کردہ اند ان اللّٰہ لا یغفر اَن یشرک بہٖ ویغفر
ما دونَ ذالِکَ لِمَن یشآء (سورۃ النساء) بیشک خدا
تعالیٰ نمے بخشند آنرا کہ شریک کند بخدا و مے بخشند کمتر ازین
ہر کس را کہ می خواہند کہ بہ تعظیم خدا دیگرے را شریک کند باید

کہ دستِ افسوس بر سر زند و امید نجاتِ آخرت از دل رہا سازد۔

یہ چیز بخوبی جان لینی چاہیئے کہ جو بندگی اور تعظیم اللہ جلّ شانہٗ کے لیئے مقرر کی گئی ہے اگر یہ تعظیم شرع نے مقرر فرمائی ہے تو اُسے عبادت کہتے ہیں اور اگر کسی اور جماعت نے مقرر کی ہے۔ تو اسے ملحق بالعبادت کے نام کیساتھ موسوم کرتے ہیں۔ لہٰذا جو تعظیم خاص اللہ تعالٰے کی کیجاتی ہے وہ تعظیم مخلوق کی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالٰے ارشاد فرماتا ہے، کہ اللہ تعالٰے کے لیئے کسی کام میں کوئی ہمسر نہ بناؤ باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ خدا کا کوئی ہمسر نہیں۔ یعنی اے لوگو! اگرچہ تم اپنے عقیدہ میں خدا کے مرتبہ کے برابر کسی اور کو نہیں جانتے ہو مگر تعظیم اور بزرگی میں اس کے برابر اوروں کو بھی کرتے ہو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس زمانہ تک کوئی کافر ایسا نہیں پیدا ہوا کہ جس نے دو خدا کہے ہوں یا اپنے علم و اعتقاد میں کسی مخلوق کو خدا کے برابر جانا ہو لیکن اس قدر جانتے تھے کہ بزرگوں کے تقرب کی بناء پر ان کا کارخانہ خدا میں کچھ دخل ہے اور عبادت و ریاضت کی زیادتی کی بناء پر صفاتِ الٰہیہ میں سے کچھ صفات ان میں بھی پیدا ہوگئی ہیں۔ مثلاً اگر اللہ تعالٰے بے شمار انسان پیدا کر

سکتا ہے تو یہ بزرگ اگر چاہیں تو ایک دو آدمیوں کو لڑکے دے سکتے ہیں اور اگر اللہ تعالےٰ سارے جہاں کو عذاب و قہر میں گرفتار کر سکتا ہے تو یہ بزرگ اس شخص کو جو ان کی شان میں گستاخی کرے، یقیناً کوئی نہ کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کیونکہ انسانوں کے اعتقاد میں یہ خیالِ فاسد خوب راسخ و مستحکم ہو گیا ہے اس لئے وہ بزرگوں کی بزرگیاں حد سے زائد بجالاتے ہیں اور ان کی رضامندی حاصل کرنے میں حد سے زائد کوشش کیا کرتے ہیں اسی کو شرک باللہ کہتے ہیں جسے اللہ تعالےٰ نے مردود قرار دیا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے۔ یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے حق تعالےٰ اس کی مغفرت نہیں فرماتا اور اس کے علاوہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ لہٰذا جو شخص خدا کی بزرگی میں اوروں کو شریک کرے اسے افسوس و حسرت کے ہاتھوں سے اپنے سر کو پیٹ لینا چاہیئے اور نجاتِ اُخروی کی خواہش کو اپنے دل سے نکال ڈالنی چاہیئے۔

سارے اعمال عنداللہ مردود

ذرا بھر شرک کے احتمال سے سارے اعمال عنداللہ مردود ہو جاتے ہیں۔ اس لئے شریعت کے ان امور میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے، اور ہر کام میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے طریقہ

مبارک کی طرف بھی نظر کرنی چاہیئے کیونکہ صحابہ کرام رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے بڑھ کر محبت تھی۔ صحابہ کرام رضی آنحضرت صلعم کے عشق میں بالکل غرقاب تھے۔ وہ برگزیدہ جماعت اپنے قول و عمل میں آپؐ کا نمونہ تھے کیا اگر درود وسلام میں کھڑے ہوکر یا اشعار کے ذریعے آپؐ حاضر ناظر ہوتے تو ضرور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایسا کرتے مگر آپ سے کسی موقع پر بھی ایسا کوئی ثبوت نہیں اس لئے یہ جتنی غیر شرعی رسومات ہیں عنداللہ مردود ہیں۔ اس پر کوئی ثواب نہیں مرتب ہوتا بلکہ اُلٹا اس کا سخت گناہ و وبال ہے کیونکہ یہ دین میں ایک قسم کا نیا اضافہ ہے۔

ہ اَحَبُّ مُنَاجَاۃِ الْحَبِیْبِ بِاَوْجُہٍ
وَلٰکِنَّ لِسَانَ الْمُذْنِبِیْنَ کَلِیْلُ

ترجمہ: محبوب کی پسندیدہ مناجات کے بہت طریقے ہیں۔ لیکن گنہگاروں کی زبان بات کرنے سے قاصر ہیں۔

درود شریف کا صحیح طریقہ

صحیح بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ

حدثنا آدم۔ حدثنا شُعْبَۃُ حدثنا الحکم قالت سمعتُ

آدم، شعبہ، حکم۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں

عبد الرحمٰن بن ابي ليلىٰ	انہوں نے بیان کیا، کہ مجھ سے
قال لقيني كعب بن عجرة	کعب بن عجرہ ملے اور کہا کہ کیا
فقال الا أهدي لك	میں تم کو ایک ہدیہ پیش نہ کردوں؟
هديةً؟ ان النبي	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
صلى الله عليه وسلم خرج	پاس تشریف لائے، تو ہم نے عرض
علينا فقلنا يا رسول الله	کیا، یا رسول اللہؐ! ہم کس طرح
صلى الله عليه وسلم قد	آپؐ کو سلام کریں اور کس طرح
علمنا كيف نسلم عليك	آپؐ پر درود بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا
فكيف نصل عليك؟ قال	کہ تم اس طرح کہو اللّٰھم صل علیٰ
فقولوا اللهم صل على محمدٍ	محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت
وعلىٰ آل محمدٍ كما صليت	علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم
علىٰ آل ابراهيم انك حميدٌ	انک حمید مجیدٌ۔
مجيدٌ۔ اللّٰهم بارك على محمدٍ	اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل
وعلىٰ آل محمد كما باركت على ابراهيم	محمد کما بارکت علیٰ آلِ ابراھیم
وعلىٰ آلِ ابراهيم انك حميد مجيد	انک حمید مجید۔

اور دوسری روایت بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں نقل فرمائی ہے۔ ملاحظہ فرمادیں۔

حدثنا ابراهيم بن حمزة
حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی
عن يزيد عن عبد الله بن
خباب عن ابی سعيد الخدری
قال قلنا يا رسول الله
هذا السلام عليك فكيف
نصلی قال قولوا اللهم صل
علی محمد عبدک و رسولک
کما صليت علی ابراهيم و
بارک علی محمدٍ و علی الِ
محمدٍ کما بارکت علی ابراهيم
و الِ ابراهيمؑ

ابراہیم بن حمزہ، ابن ابی حازم
دراوردی، یزید، عبداللہ بن
خباب، ابوسعید خدری سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان
کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہم آپؐ کو سلام کرنا تو جانتے ہیں
لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں
آپ نے فرمایا کہ اس طرح کہو
اللهم صل علی محمد عبدك
ورسولك کما صليت علی
ابراهيم و بارک علی محمد و علی
الِ محمد کما بارکت علی ابراهيم
و الِ ابراهيم۔

آنحضرتؐ اپنی قبر مبارک میں

آپ نے مذکورہ بالا احادیث سے اندازہ لگالیا کہ بہترین درود

شریف وہ ہے جو کہ ہم نماز میں پڑھتے ہیں، جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے جس پر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل رہا۔ ظاہر ہے کہ دین میں وہی چیز قابل قبول ہوتی ہے جس کی تعلیم و تلقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاص فرشتے مقرر فرمائے ہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی اُمت کے افراد کا سلام پہنچاتے ہیں وہ اپنی قبر مبارک میں بالکل زندہ ہیں۔ انبیاء کا جسم مبارک صحیح و سلامت رہتا ہے قبروں میں۔

اِنَّ اللّٰہ حرم علی الارض اَن تاکل لحوم الانبیآء[1]

آپ صلعم کا جو اُمتی بھی درود شریف پڑھتا ہے تو فرشتے اس کو فوراً آپ کے حضور میں پہنچا دیتے ہیں اور جو مرقدِ انور صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ آپ صلعم خود دیکھتے بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں۔ اور بنفس نفیس اس کا جواب دیتے ہیں۔

کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا

---

[1] اقتضاء الصراط المستقیم ص ۳۹۹ تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ المتوفی ۷۲۸ھ

چاہیئے. کمال نیکیوں میں سے ہے کہ انسان صبح و شام محسنِ انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بکثرت پڑھتا رہے. جتنی بھی مداومت ہوگی درود شریف پر اتنا ہی قرب!
اور خصوصاً یوم الجمعہ وليلۃ الجمعہ[۳۸] جس کی بڑی فضیلت حدیث شریف میں وارد ہوئی ہے .

---

[۳۸] والعلماء استحبوا السلام على النبی صلی الله علیه وسلم للحدیث الذی فی سنن ابی داود عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قالَ "مامن رجل یسلم عَلَیَّ اِلا رد الله علیَّ روحی، حتیٰ ارد علیه السلام" هٰذا مع ما فی النسائی وغیره عنه صلی الله علیه وسلم انه قالَ "ان اللهُ وکّل بقبری ملائکة یبلغونی عن امتی السلام"
و فی سنن ابی داوٗد وغیره عنه انه قال "اکثروا من الصلوة عَلَیَّ یوم الجمعة و لیلة الجمعة. فان صلاتکم معروضه عَلَیَّ. فقالوا یا رسول اللهؐ کیف تعرض صلاتنا علیک و قد ارمت ای بلیت؟ فقال ان الله حرم علی الارض ان تا کل لحوم الانبیاء" فالصلوة علیه ـــ بابی هو وامی - والسلام

(باقی بر صد ۶۳)

اللہ جل جلالہ اور فرشتوں کا درود

سورۃ الاحزاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی تاکید ہے کہ خود اللہ تبارک و تعالےٰ اور آپ کے فرشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک کی بلندی کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ خود اللہ تبارک و تعالےٰ اور فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں،

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ [۳۹]	اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبیؐ
عَلَى النَّبِيِّ يا ايها الذِيْنَ	پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو!
امنوا صلوا عليه وسلموا	تم اُن پر درود بھیجو اور اچھی طرح سلام
تَسْلِيْما ○ (سورۃ الاحزاب پ ۲۱)	بھی بھیجتے رہا کرو۔

بقیہ حاشیہ ص ۶۲ سے: عليه، مما امر الله به ورسوله۔

وقد ثبت في الصحيح انه قال من صل عليّ مرةً صلى الله عليه بها عشرًا (اقتضاء الصراط المستقيم ص ۳۹۹ تاليف شيخ الاسلام تيميه رحمه الله)

[۳۹] قال البخاري: قال ابو العاليه: صلاة الله تعالىٰ ثناؤه عليه عند الملائكة، و صلاة الملائكة الدعاء، و قال ابن عباس: يصلون يبركون هكذا علقه البخاري. و قد رواه ابو جعفر الرازي عن

(باقی بر ص ۶۴)

آٹھویں ہجری کے مشہور مفسّرِ قرآن حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے ذیل میں اپنی شہرۂ آفاق تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں:

والمقصود من هذه الاية ان الله سبحانه وتعالىٰ اخبر عباده بمنزلة عبده ونبيه عنده فى الملاء الاعلىٰ بانه يثنى عليه عند الملائكة المقربين وان الملائكة تصلى عليه ثم امر تعالىٰ اهل العالم السفلى بالصلوٰة والتسليم عليه ليجتمع الثناء عليه من اهل العالمين

بقیہ حاشیہ صـ ۶۳ سے: الربیع بن انس عن ابی العالیہ کذٰلک و روی مثله عن الربیع ایضًا وروی علی بن ابی طلحۃ عن ابن عباس کما قاله سواء، رواهما ابن ابی حاتم وقال ابو عیسٰی الترمذی وروی عن سفیان الثوری وغیر واحد من اهل العلم قالوا: صلاة الرب الرحمة وصلاة الملائكة الاستغفار

ترجمہ: صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو العالیہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا اپنے نبی پر درود بھیجنا اپنے فرشتوں کے سامنے آپؐ کی ثنا و صفت کا بیان کرنا ہے۔ اور فرشتوں کا درود آپؐ کے لئے دعا کرنا ہے۔ ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں یعنی برکت کی دعا۔ اکثر اہل علم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کا درود رحمت ہے فرشتوں کا درود استغفار ہے (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۰۶)

[۱۴۰]

العلوی والسفلی جمیعًا۔

ترجمہ: مقصود اس آیت شریف سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت، عزت اور مرتبت لوگوں کی نگاہوں میں جچ جائے وہ جان لیں کہ خود اللہ تعالےٰ آپ پر درود بھیجتے ہیں. اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے رہتے ہیں، ملاءِ اعلیٰ کی یہ خبر دے کر اب زمین والوں کو حکم دیتا ہے کہ تم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا کرو تاکہ عالَم علوی اور عالَم سفلی کے لوگوں کا اس پر اجماع ہو جائے.

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی تاکید کا اندازہ آپ نے لگالیا کہ ملاءِ اعلیٰ بھی آپؐ پر درود وسلام پیش کرتے ہیں

اللہ کے حضور سفارش

جب اُن کا یہ حال ہے تو جو آپؐ کے اُمتی ہیں اور آپؐ سے محبت اور عشق کے دعویدار ہیں ان کو کتنی کثرت سے درود بھیجنا چاہیئے مسلمانوں کی کتنی توقعات ہیں آپؐ سے اگر آپؐ شفاعت نہیں

---

۱۴۰ تفسیر القرآن العظیم ج ۳، ص ۵۰۷ تالیف حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۴ھ

فرماویں گے احکم الحاکمین کے سامنے تو اور کون ہے جو اللہ کے حضور سفارش کر سکے ؟

ترمذی شریف کی روایت میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے.

وعن علی رضی اللّٰہ عنہ قالَ قالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم. اَلبَخِیلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِندَہٗ فلم یصلی علیّ
رواہ الترمذی وقال حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کہ بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے.

دعا نہ قبول ہونے کا سبب

ہماری دعائیں اُسی وقت مستجاب ہو سکتی ہیں. جب ہم مسنون طریقے پر دعا مانگیں، آج دعا قبول نہ ہونے کا اصلی سبب یہ ہے کہ ابھی تک ہم نے دعا کرنے کا طریقہ ہی نہیں سیکھا.

ابوداؤد شریف اور ترمذی شریف میں حضرت فضالہ بن

عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی۔

حضرت فضالہ[۱] بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سُنا کہ وہ اپنی نماز میں دعا مانگ رہا تھا۔ مگر نہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس شخص نے جلدی کی، پھر آپؐ نے اس سے فرمایا، یا اس کے علاوہ کسی اور سے فرمایا کہ جب تم سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے پروردگار سبحانہٗ و تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء کے ساتھ ابتداء کرے پھر اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو کچھ چاہے، دعا کرے۔

جب تک دعا سے پہلے اور بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں پڑھے گا دُعا مستجاب نہ ہوگی۔

---

[۱] رواہُ ابوداؤد۔ والترمذی وقال حدیث صحیحٌ

رسول صلعم سے قرب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے[۴۲]

اور ترمذی شریف کی روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہے[۴۳]۔

---

[۴۲] رواہ مسلم واخرجہ مسلم وابوداؤد والنسائی والترمذی من حدیث ابوھریرۃ رضؓ

[۴۳] رواہ الترمذی واخرجہ لابن حبان وفی سندہ عبداللہ بن کیسان الزھری مولی طلحۃ بن عبداللہ بن عوف لم یوثقہ غیر ابن حبان وباقی رجالہ ثقات.

جمعۃ المبارک کا دن

سب دنوں کا سردار دن جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اس یوم کو اللہ تعالٰے نے شرف و عزت سے نوازا ہے۔ اس یوم میں کچھ ساعتیں ایسی رکھی ہیں۔ جس میں اللہ تبارک و تعالٰے اپنے عباد کی مناجات کو شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے۔ ابوداود شریف نے اسناد صحیح کے ساتھ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

وَ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ[۴۴] رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ تمہارے ایام میں سب سے فضیلت والا دن جمعہ کا دن ہے تو اس روز مجھ پر درود کثرت سے بھیجا کرو۔ اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش

---

[۴۴] رواہ ابوداود، واخرجہ للامام احمد بن حنبل فی مسندہ وصححہ للابن حبان وللامام الحاکم النیابوری و وافقہ الذہبی وھوکما قالوا۔

عَلَيَّ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُ: بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔

(رواہ ابوداود باسناد صحیح)

کیا جاتا ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا درود بھیجنا آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا۔ درآنحالیکہ آپ تو زمین کے ساتھ مل کر آرام فرما رہے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے (زمین انبیاؑ کرام کے جسموں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی)

حمد و شکر

اللہ تبارک و تعالٰے کا شکر ہر آن ادا کرنا چاہیئے اور کفرانِ نعمت سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ ہر ایک کام میں اُسی ذاتِ وحدہٗ لاشریک کا حمد اور تعریف ہونی چاہیئے اور اس کے ہر ایک فیصلے پر راضی رہنا چاہیئے۔ اللہ تبارک و تعالٰے اپنے بندوں کے احوال کو خوب جانتے ہیں، اور اس کے مطابق اس نے مقادیر مقرر فرمائی ہیں۔ اس لئے جو کوئی جس حال میں ہے اس میں اپنے لئے بہتری سمجھے کہ میرے مولائے کریم

کے علم میں ضرور میرے لئے اس میں بہتری اور بھلائی ہوگی اور کفرانِ نعمت سے اپنے آپ کو بچائے رکھے، انسان کے ذہن میں گلہ اُس وقت آتا ہے جب کہ یہ اپنے آپ کو کسی چیز کا مختار اور مالک سمجھتا ہے، جب کوئی چیز نہیں ملتی یا چھن جاتی ہے تو یہ ایسے کلماتِ ناشکری ادا کرتا ہے۔ جو کسی صورت میں اللہ تعالٰی کے فرمان بردار بندے کے حق میں نہیں،

سب کچھ اُسی کا ہے

ہٰذا اپنے آپ کو اور اپنی ساری متاع کو اللہ تبارک و تعالٰی کی امانت سمجھنا چاہیئے کہ یہ سب کچھ اُسی مالک المُلک کا ہے سارے نظامِ کائنات تنہا اسی کا ہے۔ صرف اسی کا نام رہے گا، سب چیزیں ختم ہو جائیں گی زمین و آسمان کی ملکیت اور میراث اُسی کے لئے ہے۔ و لِلّٰہِ میراث السموات والارض. زمین و آسمان کی میراث اُسی کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ بھی ہے اس کا مالک درحقیقت اللہ جل جلالہ کی ذاتِ گرامی ہے انسان کے لئے چندہ روزہ زندگی میں اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو کہ اس حقیقت کو جان گئے اور اس

فانی دنیا سے اتنا ہی فائدہ حاصل کیا جتنا ان کو چاہیئے تھا۔ اور بہت لمبی سوچوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھا۔ اور افسوس ہے ان بدقسمت اصحاب پر کہ یہاں آکر اپنے آپ کو سب کچھ مالک سمجھ بیٹھے۔

اس دارِ فانی سے

اور وہ کام کئے جو کہ مالک الملک کی مرضی کے خلاف: خدا کی میراث کو اپنی میراث سمجھ بیٹھے اور دنیا سے ایسے اُلجھے کہ اس کو اپنی مستقل سکونت گاہ سمجھا، ایسے محلات اپنے لئے بنوائے کہ شاید پھر اس دارِ فانی سے دوسرے جہاں منتقل ہی نہ ہونا ہو؟

؎ سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

اپنے آپ کو ہر چیز کا حقدار اور مالک سمجھنا درحقیقت یہی انسان کی تباہی کا باعث ہے اور اس سے زمین کا بگاڑ پیدا ہوتا ہے، بہت بڑا کاروبار ہے، مگر منشاء ایزدی کے مطابق اس میں کوئی فرق آگیا نقصان ہو گیا۔ پھر انسان آہ بکاہ شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالٰی نے امانتاً اولاد عطا فرمائی، اور پھر اپنی امانت کو واپس اپنے پاس بلا لیا۔ تو یہ انسان اس پر آہ بکاہ

کرتا ہے، کلماتِ کفر زبان سے نکالتا ہے جو درحقیقت انسان کے لئے جائز نہ تھے۔

تاریخ عالم پر ذرا غور

اگر انسان تاریخ عالم پر ذرا غور کرے تو اندازہ ہوگا کہ کتنے ہی سرکش آئے اور ہر ایک زمین پر اپنے آپ کو مختارِ کل سمجھنے لگا۔ اللہ جل جلالہٗ نے اُسے اپنی نعمتوں سے مالا مال کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ شکریہ ادا کرے اور کفرانِ نعمت سے اپنے آپ کو بچائے مگر وہ سرکش دنیا کی حیات پر فریفتہ ہو گئے سب کچھ کا اپنے آپ کو مالک سمجھنے لگے اور یہاں تک بعض نے تو اپنے آپ کو خدا تک سمجھ لیا۔ اور واشگاف الفاظ میں اللہ تبارک و تعالٰی کے پیغمبر کے سامنے اَنَا رَبُّکُمُ الاَعلٰی کی صدا بلند کر دی۔ مگر آخر کار ایسے اصحاب کا کیا انجام ہوا ؟ قرآن حکیم کے عبرت ناک واقعات ان کی بدترین تاریخ پر گواہ ہیں کہ اللہ جل جلالہٗ ایسے ناشکروں کو کونسی سزا دی ایسی عبرت ناک سزا کہ الامان والحفیظ۔

عدم سے وجود

مؤمن کی یہ شان کہ وہ ہر وقت اپنے مالک اور خالق جس نے

اُسے عدم سے معرضِ وجود بخشا۔ ایک منی کے قطرے سے کتنی حسین و جمیل صورت عطا فرمائی۔ شکمِ مادر میں پرورش اور تربیت کروائی لہٰذا اس بندے کا کام یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہر وقت اس کی حمد و تعریف کرتا رہے۔ ہر حال میں مشکل ہو یا آسانی مگر حمد و تعریف زبان پر جاری و ساری ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان

قال اللّٰہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِيْ وَلَاتَكْفُرُوْنِ

(سورۃ البقرہ پ ۲)

ارشاد باری تعالیٰ۔ پس (ان نعمتوں پر) مجھ کو یاد کرو میں تم کو (عنایت سے) یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو کفرانِ نعمت نہ کرو۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ٥

(سورۃ ابراہیم پ ۱۳)

اگر احسان مانو گے تو اور بھی دونگا تم کو اور اگر ناشکری کرو گے۔ تو میرا عذاب البتہ سخت ہے۔

سائل اور رسول صلعم

حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک

سائل آیا آپؐ نے ایک کھجور عنایت فرمائی اُس نے نہ لی یا پھینک دی ، پھر دوسرا سائل آیا اس کو بھی ایک کھجور دی ، وہ بولا سبحان اللہ " تمرة مِن رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک ہے . آپؐ نے جاریہ کو حکم دیا کہ اُمّ سلمہؓ کے پاس جو چالیس درہم رکھے ہیں وہ اُس (شکر گزار) سائل کو دلوا دے .

کفرانِ نعمت سے اجتناب

کفرانِ نعمت کا ضرر تم ہی کو پہنچے گا ، خدا کا کچھ نہیں بگڑتا اُسے تمہارے شکریوں کی کیا حاجت ہے ؟ کوئی شکر ادا کرے یا نہ کرے ، بہر حال اُس کے حمید و محمود ہونے میں کچھ کمی نہیں آتی .

صحیح مسلم میں حدیث قدسی ہے جس میں حق تعالےٰ نے فرمایا " اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے جن و انس سب کے سب ایک اعلیٰ درجہ کے متقی شخص کے نمونہ پر ہو جائیں . تو اُس سے میرے ملک میں کچھ بڑھ نہیں جاتا . اور اگر سب اگلے پچھلے جن و انس مل کر بفرض محال ایک بدترین انسان جیسے ہو جائیں (العیاذ باللہ) تو اس سے میرے ملک میں ذرا برابر کمی نہیں ہوتی .

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا ۞
(سورہ بنی اسرائیل پ ۱۵)

اور یہ کہتا رہ کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے نہ والیا حقیر کہ اس کا کوئی حمایتی ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔

تنگدستی کو دور کرنے کی دُعا

بیماریوں اور پے در پے نقصانات کے وقت جب انسان ہر طرف تکلیفات میں گر جاتا ہے تو مولائے کریم کے شکریہ کے ساتھ ساتھ کچھ کلمات کی تلقین کی گئی ہے۔ جس کے پڑھنے سے اللہ تبارک وتعالےٰ انسان پر متوجہ ہوتے ہیں اور اس کی اس تکلیف کو دور فرما دیتے ہیں۔ علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا آیت کے ذیل میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

وقال الحافظ ابو یعلی حدثنا بشر بن سیحان البصری حدثنا حرب بن میمون حدثنا موسی بن عبیدۃ

الزبیدی عن محمد بن کعب القرظی عن ابی
ھریرۃؓ قال خرجت انا و رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم و یدہ فی یدی او یدی فی یدہ
فاتیٰ علیٰ رجل رث الھیئۃ فقال ای فلان ما بلغ
بک ما اری ؟ قال السقم والضر یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال اَلا اُعلمک کلمات
تذھب عنک السقم والفر ؟ قال بلی، ما یسرلی
اَن شھدت بھا معک بدرا او احدا، قال
فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
قال و ھل یدرک اھل بدر و اھل احد ما
یدرک الفقیر القانع ؟ قال، فقال ابو ھریرۃ
یا رسول اللہ اِیای فعلمنی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا میرا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ میں تھا یا آپؐ
کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔ راہ چلتے ایک شخص کو آپؐ نے دیکھا نہایت
ردی حالت میں ہے، اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بیماریوں اور نقصانات نے میری یہ درگت کر دی

ہے، آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں کچھ وظیفہ بتا دوں؟ کہ یہ دکھ بیماری سب کچھ جاتی رہے؟ اس نے کہا ہاں ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتلا دیجئے، بدر اور اُحد میں آپؐ کے ساتھ نہ ہونے کا افسوس میرا جاتا رہے گا. اس پر آپؐ ہنس پڑے اور فرمایا تو بدری اور اُحدی صحابہ کے مرتبے کو کہاں پا سکتا ہے تو ان کے مقابلے میں محض خالی ہاتھ اور بے سرمایہ ہے. سیدنا حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جانے دیجئے آپؐ مجھے بتلا دیجئے.

دکھ اور بیماری کی دُعا

آپؐ نے فرمایا ابوہریرہؓ یوں کہو

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

(سورۃ بنی اسرائیل پ ۱۵)

اور یہ کہتا رہ کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک و ساجھی رکھتا ہے نہ وہ ایسا حقیر کہ اس کا کوئی حمایتی ہو، اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ.

ابوہریرہؓ کی حالت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب یہ وظیفہ شروع کیا تو فوراً

اس کا اثر شروع ہو گیا۔ اور آپؐ کی حالت بدلنے لگی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

قال فاتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قد حسنت حالی۔ قال: فقال لی مهیم قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ازل اقول الکلمات التی علمتنی۔

میں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا چند دن گذرے تھے کہ میری حالت بہت ہی سنور گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور پوچھا ابوہریرہؓ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا اُن کلمات کی وجہ سے خدا کی طرف سے برکت ہے جو آپؐ نے مجھے سکھائے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے تمام چھوٹے بڑے لوگوں کو یہ آیت سکھایا کرتے تھے۔ آپؐ نے اس آیت کا نام آیت العزّ یعنی عزّت والی آیت رکھا ہے۔ بعض آثار میں ہے کہ جس گھر میں رات کو یہ آیت پڑھی جائے اس گھر میں کوئی آفت یا چوری نہیں ہو سکتی۔ واللہ اعلم۔

ل؎ قال حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اسنادہ ضعیف و فی متنہ نکارۃ، واللہ اعلم۔ ابن کثیر ج ۳، ص ۷۰

احادیث شریف میں آیت الکرسی کی بڑی فضیلت آئی ہے اور یہ آیت مبارکہ قرآن حکیم کی عظیم ترین آیت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سب آیاتِ مبارکہ سے افضل قرار دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سورۃ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیتوں کی سردار ہے، جس گھر میں وہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے، وہ آیت، آیت الکرسی[1] ہے۔

ترمذی میں ہے ہر چیز کی کوہان اور بلندی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اور اس میں بھی آیتُ الکرسی تمام آیتوں کی سردار ہے[2]

نسائی کی ایک روایت[3] میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] ابن کثیر ج اول بحوالہ مستدرک حاکم

[2] ایضاً ابن کثیر

[3] اس حدیث کو امام نسائی رحمہ نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں وارد کیا اور ابنِ حبان نے بھی اسے اپنی صحیح میں وارد کیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی سید البشر آدم، وسید العرب محمد ولا فخر، وسید الفرس سلمان وسید الروم صہیب، وسید الحبشہ بلال وسید الجبال طور سیناء وسید الایام یوم الجمعۃ، وسید الکلام القرآن وسید القرآن البقرۃ، وسید البقرۃ آیۃ الکرسی (تفسیر کشاف، تالیف جاراللہ زمخشری، ج اول ص ۳۸۵)

جو شخص ہر نماز فرض کے بعد آیت الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لئے بجز موت کے کوئی مانع نہیں ہے۔ یعنی موت کے بعد فوراً وہ جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ
اَلْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا
الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ
وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ
الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ
ہے سب کا تھامنے والا، نہیں پکڑ سکتی
اس کو اونگھ اور نہ نیند۔ اسی کا ہے
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
اور ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس
کے پاس مگر اجازت سے، جانتا ہے جو کچھ
خلقت کے روبرو ہے اور جو کچھ اُن کے
پیچھے اور وہ سب احاطہ نہیں کر سکتے
کسی چیز کا۔ اس کی معلومات میں سے
مگر جتنا کہ وہی چاہے گنجائش ہے اس کی
کرسی میں تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں
اس کو تھامنا ان کا اور وہی ہے سب سے برتر عظمت والا۔

(سورۃ البقرۃ پ ۳)

نیک عمل کے بعد دعا

تقریباً ساڑھے پاڑھے چار ہزار سال قبل رب العزت کی ایک

برگزیدہ شخصیت حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ملک شام کے سرسبز و شاداب ملک کو چھوڑ کر بحکم خداوندی اپنی ذریت کو مکۃ المکرمہ میں خشک پہاڑوں کے درمیان آباد کردیا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ شریف کی جو تعمیر کی تھی وہ طوفانِ نوح کی ہولناکی نے جہاں ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا وہاں کعبۃ اللہ شریف کی دیواروں کو بھی نقصان پہنچا اور پھر اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ شریف کی بناء کی جس کا تذکرہ سورۃ بقرہ میں آیا ہے **واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل** ط

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی سعی اور کوشش کے بعد رب العالمین کے حضور عاجزی کے ساتھ یہ درخواست پیش کی کہ اے اللہ ہم نے اپنی طرف سے تو اپنی پوری توانائی صرف کر کے تیرے بیت کو تعمیر کیا۔ اب آپ سے درخواست ہے کہ ہماری اس سعی کو تو اپنے دربار میں قبول کر ما۔ آپؑ کی دعا سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ ہر ایک انسان جو عمل بھی کرے اس کے بعد الحاج و زاری کے ساتھ رب العزت کے حضور

ؔ تفصیل کے لئے ناچیز کی کتاب مناسک حج مطالعہ کی جائے۔

ملتجی ہو کہ اے اللہ! ــــ میری اس عبادت کو قبول فرما۔ ظاہر ہے کہ انسان پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے جتنے احسانات و انعامات ہیں اس کا شکر بجا لانا ہمارے بس کا کام نہیں، در اصل ابراہیم علیہ السلام نے عبادت کے عند اللہ مقبول ہونے کا طریقہ اپنی اس دعا میں بتا دیا، کسی نیکی کے بعد ہو سکتا ہے کہ انسان کے دل میں کوئی عُجب اور تکبر کا کوئی شائبہ گذرے اس لئے سب کچھ اُسی کے حضور میں پیش کر کے اس سے اجر کا طالب ہونا چاہیئے۔ اس دعا کو یاد کر کے ہر نیک عمل کرنے کے بعد اس دعا کو پڑھنا چاہیئے تاکہ اگر کوئی کوتاہی، کسر رہ گئی ہو تو رب العزت اپنے خصوصی فضل و انعام سے رفع فرما کر اپنے انعامات سے اپنے بندے کو فائز فرما دے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝	اے پروردگار ہمارے! تو ہمارے عملوں کو قبول فرما لے بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا ہے۔ اور ہم کو معاف کر بیشک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان

(سورۃ البقرہ پ ۱)

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(سورۃ بقرہ پ ۲)

ثابت قدمی کے لئے دعا

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ٥

ہمارے پروردگار ہمارے دلوں میں صبر ڈال دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ان کافروں کے مقابلہ پر ہماری مدد فرما۔

(سورۃ بقرہ پ۲)

بخشش کے لئے دعا

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ٥

ہم نے سنا اور مانا تیری ہی بخشش مانگتے ہیں پروردگار آخر تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(سورۃ بقرہ پ۳ آخری رکوع)

خطاؤں سے درگذر کرنے کی دعا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

پروردگار ہماری پکڑ نہ فرما اگر ہم بھولیں یا چوک جائیں اور ہم پر ایسے

عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ
لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا
بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(سورۃ بقرہ پ ۳)

سخت احکام کا بار نہ ڈال جیسا ہم
سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا. ہمارے
پروردگار وہ بار ہم سے نہ اٹھوا جس کی ہم
میں طاقت نہ ہو. اور ہم سے درگذر فرما
اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما. تو
ہی ہمارا مددگار ہے اور کافروں پر ہم
کو غالب رکھ۔

دین پر استقامت کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ
اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ
النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(سورۃ آل عمران
پ ۳)

ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو
ہدایت کرکے پھر کہیں ڈانواڈول نہ کر
دینا اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا
فرمانا. بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے
ہمارے پروردگار بے شبہ تو لوگوں کو ایک
دن جس کے آنے میں کوئی شک و شبہ نہیں
ضرور جمع کریگا. بے شبہ اللہ تعالیٰ وعدہ کا
خلاف نہیں کرتا۔

دوزخ سے خلاصی کی دُعا

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (سورۃ آل عمران پ ۳)

ہمارے پروردگار ہم تجھ پر ایمان لاچکے ہیں تو ہمارے گناہ بخشدے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

عزت و بھلائی کے لئے دُعا

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (سورۃ آل عمران پ ۳)

تم کہو اے اللہ سلطنت کے مالک تو سلطنت دیدے جس کو چاہے اور چھین لے جس سے چاہے اور عزت دیدے جس کو چاہے اور ذلیل کردے جس کو چاہے سب بھلائی تیرے ہاتھ ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں (یعنی کبھی رات کو گھٹا کر دن کو بڑھا دیتا اور کبھی اس کا عکس کرتا ہے اور تو نکالتا ہے زندہ، مردہ سے اور مردہ زندہ سے (یعنی مرغی بیضہ سے اور بیضہ مرغی سے) اور جس کو

چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

صالح اولاد کے لئے دُعا

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

اے میرے رب مجھ کو اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عنایت فرما۔ بیشک تو دُعا کا سننے والا ہے۔

(سورۃ آل عمران پ ۳)

متابعتِ رسولؐ کی دعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

(سورہ آل عمران پ ۳)

اے ہمارے پروردگار ہم نے یقین کیا اس چیز کا جو تو نے اتاری اور ہم رسول کے تابع ہوئے سو ہم کو گواہوں کی جماعت میں لکھ لے۔

گناہ و زیادتی کی معافی کیلئے دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِىْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(سورۃ آل عمران پ ۴)

اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتی ہو گئی ہے (وہ بھی بخش دے) اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کفار کے مقابلہ پر ہماری مدد فرما۔

اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
(سورۃ آل عمران پ ۴)

اے ہمارے رب تو نے یہ (کارخانہ) عبث نہیں بنایا۔ تو سب عیبوں سے پاک ہے سو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

رسوائی سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝
(سورہ آل عمران پ ۴)

اے رب ہمارے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا سو اس کو رسوا کر دیا۔ اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے رب ہمارے ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا ایمان لانے کے لئے پکارتا ہے کہ (لوگو) اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب اب ہمارے گناہ بخشدے اور ہماری برائیاں ہم سے دور فرما دے (اور جب دنیا سے اٹھانا ہو) تو نیک بندوں میں شامل فرما کر دنیا سے اٹھالے اے ہمارے رب تو نے ہم سے جو وعدے اپنے رسولوں کی معرفت کئے ہیں وہ نصیب فرما

اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کرنا بیشک
تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

ظلم سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ	اے ہمارے رب اس بستی سے جس کے
الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا	رہنے والے ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم کو نجات
مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ	دے اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی
لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝	کھڑا کر دے اور اپنی ہی طرف سے کسی کو
(سورہ نسآء پ ۵)	ہمارا مددگار بنا دے۔

رزق حلال کے لئے دعا

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً	اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے
مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا	ایک بھرا ہوا خوان اتار کہ وہ دن عید
لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ	ہو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝	اور تیری طرف سے نشانی ہو۔ اور ہم کو روزی
(سورۃ نساء پ ۵)	دے اور تو ہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

ایمان ویقین کی دعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ	اے ہمارے پروردگار ہم نے مانا تجھکو پس تو ہم
(سورہ آل عمران پ ۲)	کو تصدیق کرنیوالوں کے ساتھ لکھ دے۔

نیکوں کی رفاقت کی دعا

وَنَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ — ہم اس کے امیدوار ہیں کہ ہم کو ہمارا پروردگار نیک لوگوں میں شامل فرما دے۔

(سورۃ مائدۃ پ ۶)

ظالم لوگوں سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ — اے ہمارے رب ہم کو ظالم لوگوں میں شامل نہ فرما۔

سورۃ

اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝ — تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

(سورۃ اعراف پ ۹)

دونوں جہانوں کی بہتری کی دعا

وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْكَ ؕ — اور ہمارے لئے دونوں جہاں کی بھلائی لکھ دے۔ تحقیق ہم نے رجوع کیا تیری طرف۔

(سورۃ اعراف پ ۹ ـ ۲ پاؤ)

آنحضرتؐ کیلئے حضرت ابراہیمؑ کی دعا

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِىْ وَ	اے ہمارے پروردگار یقیناً تو جانتا
مَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى	ہے جو کچھ ہم چھپا کر کرتے ہیں اور جو دکھا
اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِى الْاَرْضِ	کر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز
وَلَا فِى السَّمَآءِ ؕ	پوشیدہ نہیں ہے۔ نہ زمین میں۔ نہ آسمان
(سورۃ ابراہیم پ ۱۳)	میں۔

نفس کی سرکشی سے باز رہنے کی دعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ	اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر
لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ	ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥	نہ فرمائے تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔

(سورۃ اعراف رکوع ۲ پ ۸)

حصول انصاف کی دعا

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ	اے ہمارے رب تو ہم میں اور
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ	ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ
خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ٥	فیصلہ فرما دے۔ اور تو سب سے
(سورۃ اعراف پ ۹	بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

اول رکوع)

توفیق صبر کی دُعا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کے دہانے کھولدے اور ہم کو مسلمان مار.

(سورۃ اعراف پ ۹ اول پاؤ)

اپنے اور بھائی کی بھلائی کیلئے دُعا

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اے رب معاف کر مجھ کو اور میرے بھائی کو اور ہم کو اپنی رحمت میں لے لے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے.

(سورہ اعراف پاؤ ۲)

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی دُعا

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا. اے رب ہمارے ہم پر اس ظالم قوم کا زور نہ آزما یعنی ہم کو ان کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بناکہیں ہمارا دین خطرہ میں نہ پڑ جائے)

(سورہ یونس پ ۱۱ آخری پاؤ)

کافروں سے نجات کی دُعا

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورہ ہود پ ۱۲)

اور مہربانی فرما کر ان کافر لوگوں سے ہم کو چھڑا دے.

ایمان کے ساتھ موت کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ؕ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ ٥

(سورۃ یوسف ۱۳)

اے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ میں تجھ سے پوچھوں ایسی بات جس کا مجھ کو علم نہ ہو۔ اور اگر تو مجھ کو نہ بخشے اور رحم نہ فرمائے تو میں نقصان والوں میں ہوں گا۔ اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں مجھ کو اسلام پر موت دے اور مجھ کو نیک بختوں میں ملا دے۔

اپنی اولاد، والدین، مومنوں کی مغفرت کی دُعا

اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ؕ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ؕ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ؕ

بیشک میرا رب سنتا ہے دعا کو۔ اے رب مجھ کو نماز کا قائم رکھنے والا بنا دے اور میری اولاد میں سے بھی۔ اے رب میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب مجھ کو بخش اور میرے ماں باپ کو بخش اور سب ایمان والوں کو اس دن جبکہ حساب ہو۔ (سورۃ ابراہیم پ ۱۳)

والدین کے لئے دُعا

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ○ — اے رب ان پر رحم فرما جیسا پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا۔

(س بنی اسرائیل پ ۱۵ ع ۳ رکوع)

صالح زندگی گذارنے کی دعا

رَّبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ○

(س بنی اسرائیل پ ۱۵)

اے رب داخل کر مجھ کو سچا داخل کرنا (یعنی مدینہ طیبہ میں آبرو اور خوش اسلوبی سے پہنچانا) اور نکال مجھ کو سچا نکالنا (یعنی مکہ مکرمہ سے آبرو سے نکلوں) اور اپنے پاس سے مجھ کو حکومت کی مدد عنایت فرما یعنی غلبہ و تسلط عنایت فرما جس کے ساتھ تیری مدد ہو)

ہدایت کی دعا

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا

(سورہ کہف پ ۱۵)

اے رب ہم کو اپنے پاس سے بخشش دے اور ہمارے کام کی درستی پوری کر دے۔

علم کی زیادتی کی دُعا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ	اے رب میرا سینہ کشادہ کر دے
وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ط رَبِّ	اور میرا کام آسان فرما دے۔ اے
زِدْنِیْ عِلْمًا ہ	رب میری سمجھ زیادہ کر۔

(سورہ طٰہٰ پ ۱۶)

سخت مصیبت کے وقت کی دُعا

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ	اے رب مجھ پر تکلیف آ پڑی ہے
اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہ	اور تو سب رحم والوں سے بڑھ کر

(سورہ انبیاء پ ۱۷) رحم والا ہے۔

ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد کی دُعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ	کوئی رب نہیں سوائے تیرے۔
کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہ	تیری ذات پاک ہے میں ہی تھا گنہگاروں
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ	میں سے۔ اے میرے رب نہ چھوڑ مجھ کو
اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ہ	اکیلا اور تو ہے سب سے بہتر وارث۔
رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ ط وَرَبُّنَا	اے میرے رب فیصلہ فرما حق کے موافق
الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی	اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے ان
مَا تَصِفُوْنَ ہ ط (سورہ انبیاء پ ۱۷)	باتوں کے مقابلہ میں مدد چاہی جاتی ہے

جو تم بنایا کرتے ہو۔

اچھی جگہ پر رہائش کے لئے دُعا

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ٥

اے میرے رب اتار مجھ کو برکت کا اتارنا اور تو ہی ہے سب سے بہتر اتارنے والا۔

(س مؤمنون پ ۱۸)

گنہ گار لوگوں سے بچنے کی دُعا

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٥

اے میرے رب تو مجھ کو گنہگار لوگوں میں شامل نہ کیجیو۔

(سورہ مؤمنون پ ۱۸)

شیطانی وساوس سے بچنے کی دُعا

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ٥ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ٥

اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی چھیڑ سے۔ اور میرے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے بھی کہ شیطان میرے پاس آوے۔

(سورۃ مومنون پ)

خیر الراحمین سے مغفرت کی دُعا

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ٥

اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے سو تو ہم کو بخشدے اور ہم پر رحم فرما اور تو، تو

اللہ تعالیٰ سے عفو و رحم کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

اے میرے رب معاف فرما اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے

(سورہ فرقان پ ۱۹ آخری رکوع)

اہل خاندان کے لئے دعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

اے ہمارے رب ہٹا دے ہم سے دوزخ کے عذاب کو۔ بے شک اس کا عذاب تو بڑی چمٹی ہے۔ بلاشبہ وہ بُری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بُری جگہ ہے رہنے کی۔ اے ہمارے رب عنایت فرما ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے (یہ اپنی خاندان کے متقی ہونے کی درخواست ہے)

(سورۃ فرقان پ ۱۹)

علم و حکمت و دانائی کی دعا

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ

اے میرے رب مجھ کو حکم (یعنی مزید علم و حکمت) عطا فرما اور نیکوں میں شامل کر اور میرا بول سچا رکھ پچھلوں (یعنی آئندہ آنے والی نسلوں) میں اور مجھ

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ وَاغْفِرْ لِاَبِيْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

(س شعراء پ ۱۹)

کو جنت النعیم (نعمت والی جنت) کے وارثوں میں سے کر دے۔ اور میرے باپ کو معاف کر بلاشبہ وہ راہ بھٹکے ہوئے لوگوں میں تھے اور مجھ کو اس روز کہ جب سب جی اٹھیں گے رسوا نہ فرما جس دن نہ کام آئے گا مال اور نہ بیٹے۔ مگر ہاں جو کوئی لے کر آیا اللہ کے پاس پاک صاف دل (یعنی بس اس کی نجات ہے جس کا دل کفر شرک اور معاصی کے کھوٹ سے داغدار نہ ہو)

ظالم لوگوں سے نجات کی دُعا

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(سورہ شعراء پ ۱۹)

اے میرے رب نجات دے مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کاموں سے جو یہ کرتے ہیں اے میرے رب میری قوم نے تو مجھے جھٹلایا تو اب میرے اور ان کے مابین ایک فیصلہ فرما دے اور نجات دے مجھ کو اور ان ایمان والوں کو جو میرے ساتھ ہیں۔

نیک عمل کے لئے دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ	اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری
نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ	اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھے
عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ	اور میرے ماں باپ کو عطا کی ہے اور یہ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ	کہ میں نیک عمل کروں. جو تو پسند کرے
اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ	اور شامل کرلے مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے
عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ہ	نیک بندوں میں .

(سورہ نمل پ ۱۹)

بے انصافوں سے بچنے کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ	اے میرے رب میں نے ظلم کیا اپنی جان
فَاغْفِرْلِیْ ہ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ	پر سو تو مجھ کو معاف فرما دے . اے
الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ہ	میرے رب بچالے مجھ کو اس بے انصاف
(سورہ قصص پ ۲۰ ۲ رکوع)	قوم سے .

طلب خیر کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ	اے میرے رب جو خیر بھی تو میری طرف
مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ہ	نازل فرمائے میں اس کا محتاج ہوں

(سورۃ قصص پ ۲۰)

شریر لوگوں سے بچنے کی دُعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ○

اے میرے رب ان شریر لوگوں کے خلاف میری مدد فرما۔

(سورہ عنکبوت پ ۲۰)

صبح وشام یادِ الٰہی کی تاکید

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ○

سو پاک اللہ کی یاد کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو۔ اور اسی کے واسطے ہے سب تعریف آسمانوں میں اور زمین اور پچھلے وقت اور جب دوپہر

(سورہ روم پ ۲۱-۲ رکوع)

قادرِ مطلق کے حضور عجز کی دُعا

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَکَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○

وہی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور وہی نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور زندگی بخشتا ہے زمین کو اس پر مردنی آجانے کے بعد اور اسی طرح تم بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

(سورۃ روم پ ۲۱-۲ رکوع)

اولادِ صالح کے لئے دعا

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ اے میرے رب بخش مجھ کو کوئی نیک بیٹا۔

(سورہ صافات پ ۲۳)

غیب کا علم رکھنے والے کے حضور دعا

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

تم کہو اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی فیصلہ فرمائے گا۔ اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ جھگڑتے تھے۔

(سورۃ زمر پ ۲۴ ۲ رکوع)

توبہ قبول ہونے کی دعا

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِي وَعَدْتَّهُمْ

اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم میں ہر چیز کی سمائی ہے سو تو بخش دے ان لوگوں کو جو توبہ کریں اور تیری راہ پر چلیں اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب اور ان کو داخل کر

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ
وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ
تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ
رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۠

ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ان کے ماں باپ ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو کوئی نیک ہو اس کو بھی بیشک تو ہی ہے زبردست حکمت والا اور بچا ان کو برائیوں سے اور جس کو بچایا تو نے برائیوں سے اس دن اس پہ تو نے بلا شبہ مہربانی فرمائی۔ اور یہی تو ہے بڑی کامیابی

(سورۃ مومن پ ۲۴)

توفیقِ شکر کی دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ
نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ
عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ
لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ
اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ ٥

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ میں وہ نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو اور میری اولاد بھی نیک بنا دے۔ بے شک میں نے تیرے سامنے توبہ کی اور بلاشبہ میں مسلمانوں میں سے ہوں

(سورۃ احقاف پ ۲۶)

صفائی قلب کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا — اے ہمارے رب بخشدے ہم کو اور

الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ — ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا — ایمان لاچکے ہیں اور نہ رکھ ہمارے دلوں

غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا — میں بیر ایمان والوں کا۔ اے ہمارے

إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ — رب تو ہی ہے نرمی والا بڑا مہربان

سورۃ حشر پ ۲۸

بھروسہ اور توکل کی دُعا

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ — اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ

أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○ — کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور

(سورۃ ممتحنہ پ ۲۸) — تیری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔

نورِ تام کے لئے دُعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً — اے ہمارے رب مت جانچ ہم پر

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا — کافروں کو (یعنی ہمیں ان کا تختہ مشق نہ بنا)

رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ سورۃ ممتحنہ — اور اے ہمارے رب ہمیں معاف فرما دے

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا — بلاشبہ تو ہی ہے زبردست اور حکمت والا۔ اے

إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ — ہمارے رب پورا کردے ہمارے لئے ہمارے نور کو اور

(سورۃ تحریم پ ۲۸) — معاف کردے ہم کو بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے

اپنے اور والدین کی مغفرت کی دعا

رب اغفرلی ولوالدیّ ولمن دخل بیتی مؤمناً وللمؤمنین والمؤمنات ط
(سورہ نوح پ ۲۹ آخری رکوع)

اے میرے پروردگار مجھ کو بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اس کو بھی جو ایمان لاکر میرے گھر میں آئے اور سب باایمان مردوں اور عورتوں کو۔

اہل جنت کی دعا

سُبحانک اللّٰھمّ وتحیّتھم فیھا سلٰم و اٰخر دعوٰھم ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔
(سورۃ اعراف پ ۹)

اے اللہ تو پاک ہے اور بے عیب ہے اور اہل جنت کا جنت میں ملاقات کے وقت سلام یہ ہوگا (تم پر) سلامتی ہو۔ اور ان کی آخری پکار یہ ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

جب کہ اہل ایمان جنت میں داخل ہوں گے اس وقت یقیناً وہ ساعات بڑی ہی مسرت کن ہونگی جس وقت حجاب کے پردے ہٹ جائیں گے اور مومنین اپنے پروردگار عالم کا دیدار کریں گے پھر سب سے بڑھ کر نعمت جنت میں یہی ہوگی جس کے مقابلے میں جنت کی تمام نعمتیں ہیچ ہونگی۔ جب طالب کو مطلوب مل جائے تو اس سے بڑھ کر اور کونسی خوشی ہوسکتی ہے! یقیناً مومنین کی آخری پکار یہی ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

وضو سے پہلے کی دُعاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے

مسجد میں جانے کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ یا اللہ کھول دے میرے لئے دروازے اپنی رحمت کے

مسجد سے نکلنے کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے آپ کا فضل

کھانے پینے سے قبل دُعاء

بِسۡمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ ؕ خدا کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ (کھاتا ہوں یا پیتا ہوں)

کھانے پینے کے بعد دعاء

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کیا ہمیں مسلمانوں میں سے ۔

کسی کے کھلانے پر دُعاء

اَللّٰھُمَّ اَطۡعِمۡ مَنۡ اَطۡعَمَنِیۡ وَاسۡقِ مَنۡ سَقَانِیۡ ط یا اللہ کھانا دے اس کو جس نے مجھے کھانا کھلایا اور پانی دے اس کو جس نے مجھے پانی پلایا ۔

کسی جگہ جانے کی دُعاء

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ — نکلتا ہوں میں خدا کے نام کے ساتھ خدا پر بھروسہ کیا میں نے۔

گھر یا کسی جگہ داخل ہونیکی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ط — یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے بھلائی اندر جانے کی اور بھلائی باہر نکلنے کی خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ اندر جاتے ہیں ہم اور خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ باہر نکلتے ہیں ہم اور اپنے رب پر بھروسہ کیا ہم نے۔

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط — شروع اللہ کے نام کے ساتھ یا اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں آپ کے گندے مردوں اور گندی عورتوں سے۔

بیت الخلاء سے نکلتے ہوئے

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط — بخشش چاہتا ہوں میں آپ کی شکر ہے اللہ کا جس نے دور کر دی مجھ سے گندگی اور صحت دی مجھ کو۔

سوکر اٹھنے کی دُعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ؕ

شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں زندہ کیا بعد مار دینے کے (موت دینے کے) اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

سوتے وقت کی دُعاء

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ ؕ

آپ ہی کے نام کے ساتھ اے رب میرے رکھا میں نے اپنے پہلو کو اور آپ ہی کے سہارے اٹھاؤں گا اسے اگر روک لیں آپ میری جان کو تو بخش دینا اسے اور اگر پھر بھیجیں آپ اسے تو حفاظت کرنا اس کی اس طرح کہ حفاظت کرتے ہیں اپنے نیک بندوں کی۔

کتے یا گدھے کے چلاتے وقت

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔

کوئی احسان کرے تو یہ دعا پڑھے

جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا ؕ

جزا دے تجھ کو اللہ بہتر

طبیعت کے موافق حالت پیش آنے پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط

شکر ہے اللہ کا جس کے فضل سے اچھے کاموں کی تکمیل ہوتی ہے۔

جب کوئی بری بات دیکھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط

شکر ہے اللہ کا ہر حال میں۔

کسی کو ہنستا دیکھنے پر

اَضْحَکَ اللّٰهُ سِنَّکَ ط

خدا تعالیٰ تجھ کو ہنستا ہی رکھے۔

بازار جانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ط

شروع حق تعالیٰ کے نام سے یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے بھلائی اس بازار کی اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں برائی اس کی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی اس سے کہ پڑ جاؤں اس بازار میں جھوٹی قسم میں یا کسی معاملہ خسارہ والے میں۔

آگ لگنے پر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط (مُکَرَّرًا)

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ (بار بار کہے)

جب بُرا خیال آئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ط

پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان سے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسول پر۔

کسی مصیبت و پریشانی دیکھنے پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

شکر ہے اللہ کا جس نے بچایا مجھے اس مصیبت سے جس میں تجھے مبتلا کیا اور فضیلت دی اپنی مخلوق میں سے مجھ کو بہتوں پر ظاہر فضیلت۔

مشکل کام کے وقت

اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ ط

یا اللہ نہیں ہے سہل مگر وہ کہ آپ ہی نے اس کو سہل کیا اور آپ کر دیتے ہیں دشوار کو سہل جب آپ چاہتے ہیں۔

طلوع آفتاب کے وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا	شکر ہے خدا کا جس نے آج ہمیں
یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا	معافی دی ہمارے گناہوں میں ہمیں
بِذُنُوْبِنَا ؕ	ہلاک نہیں کیا۔

غروب آفتاب کے وقت

اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَ	یا اللہ یہ وقت ہے آپ کی رات کے
اِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ	آنے کا اور آپ کے دن کے جانے کا اور
دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِیْ ؕ	آپ کے سائلوں کی پکار کا پس بخش دیجئے مجھے

وحشت کے وقت کی دعا

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ	پناہ پکڑتا ہوں میں خدا تعالیٰ کی پکی
مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ	باتوں کی اس کے غصہ اور اس کے عذاب
عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ	سے اور اس کی مخلوق کی برائی سے اور شیطانوں
الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ؕ	کی چھیڑ سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

برا خواب دیکھنے پر

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ	پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی
وَشَرِّ هٰذِهِ الرُّءْیَا ؕ	شیطان سے اور اس خواب
(تین بار کہے)	کی برائی سے۔

وضو کے درمیان

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

یا اللہ بخش دے میرے گناہ اور کشایش دیجئے مجھے میرے گھر میں اور برکت دیجئے میری روزی میں۔

وضو کے بعد

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سُبْحٰنَكَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ ط

دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اس کا اور اقرار کرتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے یا اللہ کر دیجئے مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دیجئے مجھے پاک و صاف لوگوں میں سے پاکی بیان کرتا ہوں میں آپ کی اے اللہ اور حمد کرتا ہوں میں آپ کا دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے بخشش چاہتا ہوں آپ سے اور توبہ کرتا ہوں آپ کے سامنے

اذان ختم ہونے کے بعد

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ — اے مالک اس کامل اعلان کے اور
التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ — مستقیم نماز کے دیجئے محمد صلی اللہ علیہ
اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ — وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلت اور
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ — پہنچائیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام
الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا — محمود میں جس کا وعدہ آپ نے ان سے کیا ہے
تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط — اور ہمیں ان کی شفاعت نصیب فرمائیے۔

کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ — شکر ہے اللہ کا جس نے مجھ کو ایسا لباس
مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ — پہنایا کہ ڈھانکتا ہوں میں اس سے اپنا
اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ ط — ستر اور زینت کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں

آئینہ دیکھتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ — یا اللہ آپ نے اچھا بنایا میری صورت کو
فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ط — پس اچھا کر دیجئے میری سیرت کو۔

مجلس سے کھڑا ہوتے وقت

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ — پاکی ہے اللہ کی اس کی حمد کے ساتھ پاکی
اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ — بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ تیری حمد

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ط

کے ساتھ دل سے اقرار کرتا ہوں یوں کہ نہیں
کوئی معبود سوائے تیری بخشش چاہتا ہوں
میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے سامنے

کسی کو رخصت کرنے کی دعاء

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ
أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ط

اللہ کے سپرد کرتا ہوں میں تیرے دین کو اور
تیری قابل حفاظت چیزوں کو اور تیرے
اعمال کے انجاموں کو۔

سوار ہو جانے کے بعد کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِيْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ
مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

شکر ہے اللہ کا پاکی ہے اس کو جس نے
ہمارے قبضہ میں کر دیا اس کو اور نہ تھے
اس کو قابو میں کرنے والے اور ہم اپنے
پروردگار کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں۔

سفر شروع کرنے کے بعد دعاء

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هٰذَا السَّفَرَ
وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ
أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ
وَالْخَلِيْفَةُ وَالْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ آسان کر دیجئے ہم پر اس سفر
کو اور طے کر دیجئے ہم پر درازی اس
کی۔ اے اللہ آپ ہی رفیق ہیں سفر میں
اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں یا اللہ میں پناہ

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ وَالْوَلَدِ ط

چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بُری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں

سفر سے واپسی کی دعاء

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ط

ہم سفر سے آنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کہنے والے ہیں۔

دریا کے سفر کی دعاء

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِیْھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ط

خدا کے نام سے ہے چلنا اس کا اور ٹھہرنا اس کا۔ بے شک رب میرا غفور و رحیم ہے۔ اور نہیں سمجھے لوگ اللہ کو حق سمجھنے کا اور زمین ساری ایک مٹھی اس کی ہے۔ قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں۔ پاک ہے اور برتر ہے اس سے کہ شریک پکڑتے ہیں۔

شہر میں داخل ہوتے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا (۳ بار) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا ؕ

یا اللہ برکت دیجئے ہمیں اس شہر میں (اس کو تین بار پڑھے) یا اللہ نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے ہمیں اہل شہر کے نیک لوگوں کی

منزل پر اترنے کی دعاء

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؕ

پناہ میں آتا ہوں میں خدائے تعالیٰ کی کامل باتوں کی تمام مخلوق کی برائی سے۔

سفر سے گھر آنے کی دعاء

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَّا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا۔

بہت بہت توبہ کرتے ہیں ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں نہ چھوڑے ہم پر کوئی گناہ۔

دعائے قحط

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا (۳ بار) یا اللہ سیراب کر دیجئے ہم کو

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا ؕ یا اللہ مینہ برسا دیجئے ہم پر

(۳ بار)

جب بادل دیکھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ ؕ

یا اللہ ہم پناہ چاہتے ہیں آپ کی اس چیز کی برائی سے جس کو لے کر یہ بھیجا گیا ہو۔

بارش کے وقت

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا

یا اللہ برسا مینہ مفید

جب بارش زیادہ ہو

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ؕ

یا اللہ برسائیے آس پاس ہمارے اور ہمارے اوپر نہیں یا اللہ ٹیلوں پر اور نیستانوں پر اور پہاڑوں پر اور نالوں پر اور درختوں کے موقعوں پر۔

بادل کے گرجنے کے وقت

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ؕ اَوْ یَقُوْلُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ؕ

یا اللہ نہ ماریئے ہمیں اپنے غصے سے اور نہ عذاب کیجئے ہمیں اپنے عذاب سے اور معافی دیجئے ہمیں پہلے اس سے یا یہ دعا پڑھے) پاکی ہے اس کو کہ تسبیح کر رہا ہے رعد اس کی حمد کے ساتھ اور تسبیح کرتے ہیں فرشتے اس کے خوف سے

آندھی کے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ	یا اللہ ہم مانگتے ہیں آپ سے بھلائی
ھٰذِهِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا	اس ہوا کی اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں
فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ	ہے اور بھلائی اس کی جس کا اس کو حکم
بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ	دیا گیا اور پناہ چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی اس
ھٰذِهِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا	ہوا کی برائی سے اور برائی سے اس چیز کی
فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ط	جو اس میں ہے اور برائی سے اس کی جس
	کا اس کو حکم دیا گیا ہے۔

جب سورج یا چاند گہن ہو

قَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلْیُصَلِّ	کہے اللہ بہت بڑا ہے اور نماز پڑھے اور
وَلْیَتَصَدَّقْ وَلْیَدْعُ اللّٰهَ	صدقہ و خیرات کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے

جب نیا چاند دیکھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا	یا اللہ نکالنا اس چاند کو ہم پر برکت
بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ	اور ایمان کے ساتھ اور خیریت اور اسلام
وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ	کے ساتھ اور اعمالِ مرغوب اور پسندیدہ
وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ	کی توفیق کے ساتھ میرا رب اور تیرا رب
تَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ط	اے چاند اللہ ہے۔

جب چاند پر نظر پڑے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ ؕ

پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی اس تاریک ہو جانے والے کی برائی سے۔

جب شب قدر دیکھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ؕ

یا اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں عفو کو پسند کرتے ہیں۔ پس مجھ سے درگزر کیجئے۔

کسی کے ظلم پر

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ؕ

یا اللہ کافی ہو جائیے ہم کو اس کے مقابلہ میں جس طرح آپ چاہیں اے اللہ میں کرتا ہوں آپ کو ان کے مقابلہ میں اور پناہ چاہتا ہوں آپ کی ان کی بدی سے۔

گناہ سے توبہ کرنے پر

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ ؕ

(۳ بار پڑھے)

یا اللہ مغفرت آپ کی زیادہ وسیع ہے میرے گناہوں سے اور رحمت آپ کی زیادہ امید کی چیز ہے میرے نزدیک اپنے عمل سے

کسی حاجت کے پیش آنے پر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ	یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے اور
اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ	متوجہ ہوتا ہوں آپ کی طرف بذریعہ آپ
الرَّحْمَۃِ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ	کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو رحمت
لِتَقْضِیَ لِیْ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ط	کے نبی ہیں اپنی اس حاجت میں تاکہ پوری ہو
	جائے پس قبول کیجئے شفاعت ان کی میرے حق میں

مصیبت کے وقت

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ	کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا کارساز ہے
عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا ط	اللہ پر توکل کیا ہم نے

بخار کے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ	خدا کے نام کے ساتھ جو بڑا ہے پناہ
بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ	چاہتا ہوں میں اللہ بزرگ کی ہر رگ
کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ	اچھلنے والی کی بدی سے اور آگ کی
حَرِّ النَّارِ ط	گرمی کے نقصان سے ۔

نیا پھل دیکھنے پر

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا	اے اللہ برکت دیجئے ہمارے پھلوں میں
وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ	اور برکت دیجئے ہمارے شہر میں اور برکت

بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا ط | دیجیئے ہمارے اس ناپ میں اور برکت دیجیئے ہمارے ناپ میں .

جب غصہ آئے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط | پناہ چاہتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے .

ادائے قرض کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ط | اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری فکر سے اور غم سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری کم ہمتی اور سستی سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری بزدلی اور بخل سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیرے قرض کے گھیر لینے سے اور لوگوں کے دبا لینے سے .

جب قرض وصول پائے

اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ ط | تو نے میرا حق پورا کیا اللہ تیرا حق پورا کرے

افطار کے بعد یہ دعا پڑھے

ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ط | جاتی رہی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوگیا ثواب انشاء اللہ تعالیٰ .

جب کسی کے پاس روزہ افطار کرے

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ	افطار کیا کریں تمہارے یہاں روزہ دار
وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ	لوگ اور کھایا کریں تمہارے کھانے کو
وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ ط	نیک اشخاص اور رحمت کی دعا کریں تمہارے

لئے فرشتے۔

بخشش کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ	اے اللہ بخش دیجئے مجھے اور رحم کیجئے
وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ط	مجھ پر اور ہدایت کیجئے مجھے اور رزق دیجئے مجھے

مصیبت کی وقت

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ط	بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بے شک ہم
اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ	اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ
مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَ	آپ کے پاس ثواب مانگتا ہوں میں اپنی
اَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ط	مصیبت کا پس اجر دینا مجھے اس میں اور

بدلہ دیجئے مجھے بہتر اس سے۔

جب کوئی بھاگ جائے

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ	اے اللہ لوٹانے والے گمشدہ چیز کے
الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ	اور ہدایت کرنے والے گمراہی سے آپ

الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ ہی ہدایت کرتے ہیں گمراہی سے پھیر لایئے
بِقُدْرَتِكَ وَ سُلْطَانِكَ میرے کھوئے ہوئے کو اپنی قدرت اور غلبہ
فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ سے کیونکہ وہ آپ ہی کا عطیہ اور فضل تھا۔

مریض کی عیادت کے وقت

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ کچھ ڈر نہیں کفارہ گناہ ہے انشاء اللہ
اللّٰهُ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ کچھ ڈر نہیں کفارہ گناہ ہے انشاء اللہ
شَآءَ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ شفا دیجئے اسے یا اللہ اچھا کر دیجئے
اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ ط اسے۔

جب میت کو قبر میں رکھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ خدائے تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور
رَسُوْلِ اللّٰهِ ط رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طریق پر

جب قبرستان میں داخل ہوئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ سلام پہنچے تم کو اے اہل قبور بخشے اللہ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ ہم کو اور تم کو تم آگے جانے والے ہو اور
سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ ہم تمہارے قدم پر ہیں۔

نظر بد کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ اللہ کے نام سے اے اللہ دور کر اس کی

حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ط گرمی اور اس کی سردی اور اس کی تکلیف

وضو سے پہلے یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ — اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ — شیطان کے کوچوں سے اور آپ کی پناہ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ط — مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وضو کے اعضاء کی دعائیں

ہاتھ دھونے پر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْيُمْنَ — اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں
وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ — سعادت اور برکت کا اور پناہ مانگتا
الشُّؤْمِ وَالْهَلَاكَةِ ط — ہوں نحوست اور ہلاکت سے۔

کلی کرتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ — اے اللہ مجھے اپنی کتاب کی تلاوت
كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِلَكَ — اور ذکر و شکر کی کثرت پر
وَالشُّكْرِ لَكَ ط — امداد کیجئے۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ	اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھائیے
وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ ط	اور آپ مجھ سے راضی رہیں ۔

ناک سنکنے کے وقت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ	اے اللہ میں آپ کی پناہ طلب
رَوَآئِحِ النَّارِ وَمِنْ سُوْءِ	کرتا ہوں دوزخ کی بو اور اس جیسے
الدَّارِ ط	بُرے گھر سے ۔

منہ دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِیْ يَوْمَ	اے اللہ جس دن آپ کے دوستوں کے
تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِيَآئِكَ	چہرے نورانی ہوں میرے چہرے کو بھی
وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِیْ يَوْمَ تَسْوَدُّ	نورانی کیجئے اور جس دن آپ کے دشمنوں
وُجُوْهُ اَعْدَائِكَ ط	کے چہرے سیاہ کئے جائیں میرا چہرہ سیاہ نہ کیجئے

داہنا ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِيَمِيْنِیْ	اے اللہ میرا اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ
وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا يَّسِيْرًا ط	میں دیجئے اور میرا حساب سہل کیجئے ۔

بایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ	اے اللہ میں اس سے آپ کی پناہ چاہتا

تُعْطِيَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْ — ہوں کہ آپ میرا اعمال نامہ بائیں ہاتھ
مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ ط — میں یا پیٹھ پیچھے سے دیں۔

سر کا مسح کرتے وقت

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ — اے اللہ مجھے اس روز اپنے عرش کے
عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ — سایہ کے نیچے سایہ عطا کیجئے جس روز
اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ ط — کہ آپ کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی
سایہ نہ ہوگا۔

کان کا مسح کرتے وقت

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ — اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر کہ
یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ — جو باتیں سن کر نیک بات پر عمل
اَحْسَنَهٗ ط — کرتے ہیں۔

گردن کا مسح کرتے وقت

اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ — اے اللہ میری گردن کو دوزخ سے آزادی
وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ — دلائیے میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں
وَالْاَغْلَالِ ط — زنجیروں اور طوقوں سے۔

داہنا پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلٰی — اے اللہ میرے قدم کو اپنے سیدھے

صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ	راستہ پر رکھیئے۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَزِلَّ	اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔
قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ	اس سے کہ میرا قدم پل صراط پر پھسل
تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ	جائے۔ جس دن کہ منافقوں کے قدم
فِی النَّارِ ؕ	آگ میں پھسل جائیں گے۔

صلوٰۃ صبح و مغرب کی نماز کے بعد دعاء

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ	اکیلا ہے وہ نہیں ہے کوئی شریک اس
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ	کا اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد
وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ	ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ
اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ؕ	میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر
اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ؕ	ہے اے اللہ پناہ دیجئے۔ مجھے
(سات مرتبہ پڑھے)	دوزخ سے۔

صبح و شام کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ	شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے
مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ	ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ نہیں

نقصان پہنچا سکتی کوئی چیز زمین میں نہ آسمان	وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيعُ
میں اور وہ سنتا اور جانتا ہے ۔	الْعَلِيمُ ۔ (۳ بار)
پناہ چاہتا ہوں میں حق تعالےٰ کے کامل	أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
کلمات کی تمام مخلوق کی برائی سے ۔ یا	مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۔ اَللّٰهُمَّ
اللہ آپ ہی کی قدرت سے شام کی ہم نے	بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا
اور آپ ہی کی قدرت سے زندہ ہیں ہم اور	وَبِكَ نَحْيَىٰ وَبِكَ نَمُوتُ
آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں اور طرف	وَإِلَيْكَ النُّشُورُ ۔ لَا إِلٰهَ
آپ ہی کے اٹھنا ہے نہیں ہے کوئی معبود	إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ نہیں کوئی شریک	لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
اس کا اسی کا ملک ہے اور اسی کے	يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ
لئے تعریف ہے جلاتا ہے ، مارتا ہے اور وہ	لَا يَمُوتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
زندہ ہے نہیں مرتا ہے اور وہ سب چیز	شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔ رَضِينَا
پر قادر ہے ۔ راضی ہیں ہم اللہ سے باعتبار	بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا
رب ہونے کے اور اسلام سے باعتبار دین	وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
ہونے کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باعتبار	وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ۔ أَصْبَحْنَا
نبی ہونے کے ۔ صبح کی ہم نے دین اسلام اور	عَلَىٰ فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ
کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ	الْإِخْلَاصِ وَعَلَىٰ دِينِ

نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا
اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَ
اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط
(حَسْبِيَ سے عَظِيْمِ
تک ۷ بار پڑھے)

و آلہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر جو خاص
مطیع تھے اور نہ تھے مشرکوں میں سے
یا اللہ تو ہی ہے رب میرا، نہیں ہے کوئی
معبود سوائے تیرے پیدا کیا تو نے مجھے،
اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں تیرے عہد
اور تیرے وعدے پر ہوں جہاں تک
طاقت رکھتا ہوں۔ اقرار کرتا ہوں
تیری نعمت کا اپنے اوپر اور اقرار
کرتا ہوں اپنے گناہ کا پس بخش دے
مجھے کیونکہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی
سوا تیرے، پناہ پکڑتا ہوں میں تیری
اپنے اعمال کی برائی سے۔ کافی ہے
مجھ کو اللہ، نہیں کوئی معبود سوائے اس
کے اسی پر بھروسہ کیا میں نے اور
وہ رب عرش عظیم کا۔

تہجد کے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ	اے اللہ واسطے آپ ہی کے ہے تعریف
قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آپ ہی ہیں قائم رکھنے والے آسمانوں اور
وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ	زمینوں کے اور ان کے جو اس میں ہے
اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور آپ ہی کے لئے حمد ہے آپ ہی بادشاہ
وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ	ہیں آسمانوں اور زمینوں کے اور ان کے
اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ	جو ان میں ہیں اور آپ ہی کے لئے حمد ہے آپ
وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَ	ہی منور کرنے والے ہیں آسمانوں اور
لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ	زمینوں کے اور ان کے جو ان میں ہیں اور آپ
وَوَعْدُكَ الْحَقُّ لِقَاؤُكَ	ہی کے لئے حمد ہے آپ برحق ہیں اور وعدہ
حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ	آپ کا برحق ہے اور حضوری آپ کے سامنے برحق
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ	ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے
حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ	اور سب نبی برحق ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ	برحق ہیں اور قیامت برحق ہے یا اللہ آپ ہی
بِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ	کا فرمانبردار ہوں میں اور آپ ہی پر ایمان لایا
وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ	ہوں اور آپ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں میں اور آپ
وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ اَنْتَ رَبَّنَا وَ	ہی کی طرف رجوع کرتا ہوں میں اور آپ ہی کے

اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْلِىْ
مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
اَنْتَ اِلٰهِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ ط۔

زور پر مقابل ہوتا ہوں میں دمی انفیض ورنگ
اور آپ ہی کی طرف فیصلہ لاتا ہوں میں آپ ہی
رب ہمارے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے پس
بخش دیجئے جو کچھ میں نے آگے کیا ہو اور جو
کچھ پیچھے کیا ہو۔ اور جو کچھ پوشیدہ کیا ہو اور
جو کچھ ظاہر کیا ہو اور جس کو آپ زیادہ جانتے
ہوں مجھ سے آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں
آپ ہی ہیں معبود میرے نہیں کوئی معبود سوائے آپ
کے اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت
کی مگر ساتھ اللہ کے۔

صبح کی نماز کے لئے جانے کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِىْ قَلْبِىْ نُوْرًا
وَّفِىْ لِسَانِىْ نُوْرًا وَّفِىْ بَصَرِىْ
نُوْرًا وَّفِىْ سَمْعِىْ نُوْرًا وَّ
عَنْ يَّمِيْنِىْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِىْ
نُوْرًا وَّخَلْفِىْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ
لِّىْ نُوْرًا وَّفِىْ عَصَبِىْ نُوْرًا

یا اللہ کر دیجئے میرے دل میں نور اور میری
زبان میں نور اور میری بینائی میں نور اور
میری سماعت میں نور اور میرے داہنے
نور اور میرے بائیں نور اور میرے پیچھے
نور کر دیجئے۔ میرے لئے ایک خاص نور
اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت

وَفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ — میں نور اور میرے خون میں نور اور
نُوْرًا وَّ فِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا — میرے بال میں نور اور میری کھال میں
وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ — نور اور میری زبان میں نور۔ اور کر دیجیے
نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ — میری جان میں نور اور بڑھا دیجیے مجھ
نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّ — کو نور اور کر دیجیے مجھ کو سراپا نور
اجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ — اور کر دیجیے اوپر میرے نور اور
فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا — نیچے میرے نور یا اللہ دیجیے مجھے نور
اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ط — خالص۔

قرآن شریف ختم کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ — یا اللہ رحم کیجیے مجھ پر گناہوں کے چھوڑ
الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِیْ — جانے کے ساتھ ہمیشہ کے لئے جب تک
وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا — زندہ رکھیں آپ مجھ کو اور رحم کیجیے مجھ پر
يَعْنِيْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ — اس سے کہ خواہ مخواہ کروں میں وہ کام
النَّظَرِ فِیْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ — کہ فائدہ نہ دے مجھ کو اور نصیب کیجیے۔
اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ — مجھے اچھی نگاہ ان اعمال میں کہ راضی کریں تجھ
وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ — کو مجھ سے۔ اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں
الْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا — اور زمینوں کے عظمت اور بزرگی والے اور ایسے

ثُمَّ أَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ — غلبہ والے جس تک کسی کی دسترس نہ ہو، سوال

بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ — کرتا ہوں میں آپ سے اے اللہ اے رحمٰن بطفیل

أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ — آپ کی عظمت کے اور آپ کی ذات کے نور کے

كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ — یہ کہ چسپاں کر دیجئے آپ میرے دل سے اپنی

أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ — کتاب کی یادداشت کو جس طرح سکھائی ہے

الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ — وہ آپ نے مجھے اور نصیب کیجئے مجھے

اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَ — یہ کہ پڑھا کروں اسے ایسے طریق پر کہ

الْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ — راضی کر دے آپ کو مجھ سے۔ اے اللہ پیدا

وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ — کرنے والے آسمانوں اور زمین کے عظمت

أَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ — اور بزرگی والے اور ایسے غلبہ والے جس تک

بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ — کسی کی دسترس نہ ہو سوال کرتا ہوں میں

أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ — آپ سے اے رحمٰن بطفیل آپ کی عظمت کے اور

بَصَرِيْ وَأَنْ تُطْلِقَ بِهٖ — آپ کی ذات کے نور کے کہ روشن کر دیں آپ اپنی

لِسَانِيْ وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ — کتاب سے میری بینائی اور یہ کہ رواں

قَلْبِيْ وَأَنْ تَشْرَحَ بِهٖ — کر دیں آپ اس سے میری زبان کو اور

صَدْرِيْ وَأَنْ تَغْسِلَ — یہ کہ کشادہ کر دیں میرے دل کو یہ کہ کھول

بِهٖ بَدَنِيْ فَإِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ — دیں آپ اس سے میرے سینے کو اور یہ کہ

عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ	دھو دیں آپ اس سے میرے بدن کو جونکہ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا	نہیں مدد کر سکتا ہے میری امر حق پر سوائے
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ	آپ کے اور نہ عطا کرتا ہے اس امر حق کو
الْعَظِيْمِ ط	کوئی سوائے آپ کے اور نہیں ہے پھرنا گناہ
	سے اور نہ قوت عبادت کی مگر ساتھ اللہ برتر
	اور بزرگ کے ۔

دولہا دلہن کو دعاء

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ	برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت نازل
اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا	کرے تجھ پر اور ملاپ رکھے تم دونوں
فِيْ خَيْرٍ ط	میں ساتھ خیر کے ۔

قربانی کرتے وقت کی دعاء

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ	میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	ہوں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا
حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ	اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِيْ	ہوں بالیقین میری نماز اور میری
وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ	ساری عبادت اور میرا مرنا جینا یہ سب
الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ	خالص اللہ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے جہان

وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ
لَكَ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
کہہ کر ذبح کرے۔ اور ذبح کرنے
کے بعد یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا
تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ
وَّخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا
حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے
پہلے ہوں۔ اے اللہ یہ (قربانی) تیری ہی
توفیق و حکم سے ہے اور تیرے ہی لئے (قربانی)
کر رہا ہوں۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے
نام کے ساتھ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ قبول
فرمالیجئے اس قربانی کو میری طرف سے جیسا
کہ قبول فرمایا آپ نے اپنے حبیب محمد اور اپنے خلیل
ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے

(اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کرے تو
مِنِّیْ کی جگہ مِنْ فُلَانٍ اور فُلَانٍ
کی جگہ اس کا نام لیوے۔

عقیقہ کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ فُلَانٍ
(فلاں کی جگہ بچہ کا نام لے) اس
کے بعد اگر لڑکا ہے تو یہ پڑھے
دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ

اے اللہ یہ فلانے کا عقیقہ ہے۔ اس
جانور کا خون اس کے خون کے عوض میں قربانی
کرتا ہوں میں اس کا گوشت اس کے
گوشت کے عوض میں اور اس کا پوست

وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا اس کے پوست کے عوض میں اور اس کے بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ بال اس کے بال کے عوض۔

اور اگر لڑکی ہو تو یہ پڑھے

دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا۔

اس کے بعد قربانی کی دعا۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تک پڑھیں پھر ذبح کریں۔

اگر مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مبارک طریقوں پر عمل کریں تو مسلمانوں کی زندگی کتنی خوشگوار ہو سکتی ہے۔ کتنی پیارے پیارے احکام اور دعائیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) نے تلقین فرمائی ہیں۔ زندگی کے ہر موقع پر آپ کی تعلیمات ہماری رہنمائی کرتی ہیں کاش! کہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر ابدی مسرتوں سے اپنے آپ کو مالا مال کر لیں، حقیقی زندگی وہی ہے جس کی تعلیم ہمیں اسلام نے دی ہے اور اس عارضی زندگی میں وہی کامیاب و کامران ہے جو کہ اسلام کے احکامات پر اپنے آپ کو کاربند کر لے۔

دعائے استخارہ

جب بھی کسی کام کے کرنے کا انسان ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ مشورہ کرے۔ اس مشورے اور صلاح کو استخارہ کہا جاتا ہے کہ آیا یہ کام میرے لئے کرنے میں بہتری ہے یا نہیں؟

حدیث شریف میں استخارہ کی بہت ترغیب وارد ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ انسان جو کام بھی کرے تو اس میں اپنے خالق ومالک سے مشورہ طلب کرے کہ یہ کام کرنا اور سرانجام دینا میرے لئے کیسے ہے۔ مثلاً کہیں منگنی، شادی سفر وغیرہ کرنے کا ارادہ ہے۔ تو اس سے پہلے نماز استخارہ پڑھ کر اپنے اس معاملے کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد کرے۔ اور پھر جس طرح رہنمائی ہو اسی طرح کرے تو انشاء اللہ یہ اپنے کام پر کبھی بھی پشیمان نہ ہوگا۔ استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

---

[1] عن جابر رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی برص ۱۳۷)

وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ[۱]، فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ[۲]، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ[۳].

یا اللہ! میں خیر چاہتا ہوں آپ سے بوجہ آپ کے علم کے اور قدرت، طلب کرتا ہوں آپ سے بوجہ آپ کی قدرت کے اور مانگتا ہوں آپ سے آپ کے بڑے فضل میں سے، کیونکہ آپ قادر ہیں

بقیہ حاشیہ صد ۱۳۵ سے: یُعَلِّمُنَا الاستخارۃَ فی الامورِ کلِّھا کالسورۃ من القرآن، یقول: اذا ھمَّ احدُکم بالامر، فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ. ثم لیقلْ اللھم انی استخیرک الخ (رواہ البخاری وایضاً ریاض الصالحین باب الاستخارۃ والمشاورۃ جلد اول)

[۱] اَوْ قَالَ: عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ،

[۲] او قال: عاجلِ امری وآجلہٖ۔

[۳] رواہ البخاری۔

اور میں قادر نہیں، اور آپ عالم ہیں اور میں عالم نہیں اور آپ غیب
کی چیزوں کو جاننے والے ہیں — یا اللہ: اگر ہو آپ کے علم میں کہ یہ
کام بہتر ہے میرے لئے میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے
انجام کار میں تو تجویز کر دیجئے. اور اسان کر دیجئے اس کو میرے لئے
پھر برکت دیجئے میرے لئے اس میں اور اگر ہو آپ کے علم میں یہ کام برا
میرے لئے، میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار
میں، تو ہٹا دیجئے اس کو مجھ سے اور ہٹا دیجئے مجھ کو اس سے اور نصیب
کر دیجئے مجھے بھلائی جہاں کہیں بھی ہو، پھر راضی رکھیئے مجھ کو اس پر۔
دو رکعت نفل نماز کے بعد دعائے استخارہ پڑھ کر پاک جگہ پر قبلہ
کی طرف منہ کر کے باوضوء لیٹ جائے، جب سو کر اٹھے تو جو بات
دل میں مضبوطی کے ساتھ آوے وہی اس کے حق میں عند اللہ بہتر ہوگی
اور اگر ایک دن میں دعائے استخارہ کرنے سے کوئی بات دل میں نہیں
آئی تو دوسرے دن بھی اسی طرح کرے یہاں تک سات دن تک
دعائے استخارہ کرتا رہے. ضرور اس کام کی اچھائی یا برائی معلوم ہو
جائے گی. اور جو بات بھی دل میں آئے اُسے منجانب اللہ سمجھے۔

تیز ہوائیں بھلائی کی دعا

حضرت اُبَیّ ابن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے. کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو. جس وقت تم دیکھو ایسی ہوا جس کو تم مکروہ سمجھتے ہو. ایسے وقت میں آپ یہ دعا پڑھیں.

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ.	اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے بھلائی اس چیز کی کہ اس کے ساتھ امر کی گئی ہے. اور ہم اس ہوا کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں اور برائی اس چیز کی جو اس میں ہے اور برائی اس چیز کی کہ امر کی گئی ہے اس کے ساتھ.

آسمان میں بجلی اور گرجنے کے وقت دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت گرجنے کی آواز سنتے اور بجلی معلوم کرتے

ف و عن اُبی بن کعبؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرھون فقولوا اللھم انا نسئلك الخ (رواہ الترمذی بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب الریاح)

تو فرماتے۔ یعنی اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور یہ دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰالِكَ

اے اللہ! ہم کو اپنے غضب کے ساتھ نہ مار اور اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک نہ کر، اور اس سے پہلے ہمیں معاف کر دے۔[1]

روایت ہے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے یہ کہ وہ تھے جب سنتے آواز گرجنے کی چھوڑ دیتے بات کرنی اور کہتے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ

پاک ہے وہ ذات تسبیح کرتا ہے رعد اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے۔[2]

رعد ایک فرشتے کا نام کہ بادل ہانکنے پر مامور ہے، گرجنا اس کی تسبیح ہے اور آیا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تھے ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر میں پس پہنچا ہم کو گرجنا اور بجلی چمکنی اور سردی، پس کہا ہم کو کعب رضی اللہ عنہ نے جو کوئی کہے جس

---

[1] مشکوٰۃ شریف باب الریاح

[2] رواہ مالک۔ رعد ھو الملک الموکل بہ وقیل صوتہ (تفسیر جلالین)

قولہ تعالیٰ ویسبح الرعد بحمدہ، صاوی علی الجلالین تالیف عارف باللہ احمد الصاوی المالکیؒ

وقت کہ سُنے گرجنے کو سبحان من یسبح الرعد بحمدہ والملئکۃ من خیفتہ، تین بار عافیت دیا جاتا ہے اس سے۔ پس کہا ہم نے یہ پس عافیت دیئے گئے ہم۔

سبحان اللہ والحمد للہ

حضرت سَمُرَہ بن جُندُب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے لئے چار قسم کا کلام بہترین ہے سبحان اللہ والحمدُ للہ، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ایک روایت میں ہے اللہ کے ہاں بہت پیاری کلام چار ہیں: سبحان اللہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر ان میں سے جس کو پہلے پڑھ لے بے ضرر ہے۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا محبوب ہے۔ میرے نزدیک سورج کے طلوع ہونے سے[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] رواہ مسلم

[2] مشکوٰۃ شریف باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر

علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ و بحمدہ کہا دن میں سو بار تو اس کے گناہ معاف کرائے جاتے ہیں۔ اگرچہ دریا کی جاگ کے برابر کیوں نہ ہوں[1]۔ آپ رضؓ سے ہی روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح و شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا اس کے برابر قیامت کے دن کوئی عمل نہیں ہوگا۔ مگر جس نے اس کی مانند کیا یا اس سے زیادہ[2]۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں حاصل کرے، جو لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اُن میں سے کسی نے پوچھا کیونکر ہم سے کوئی شخص ہزار نیکیاں روزانہ حاصل کرے، آپؐ نے فرمایا سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے۔ اس کے حساب میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یا اس کے ہزار گناہ دور کیے جائیں گے[3]

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

۱؎ صحیح بخاری شریف وصحیح مسلم شریف
۲؎ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ
۳؎ مشکوٰۃ شریف باب ثواب التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر

علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا کلام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کلام جس کو خدا نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسے کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے اور ترازو میں بھاری اللہ کی طرف بہت محبوب وہ دو کلمے یہ ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

بیوی سے صحبت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب ایک تمہارا اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا[۲]

ہم اللہ کے نام سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس اولاد سے دور رکھ جو تو ہم کو نصیب فرمائے۔ اس حالت میں میاں بیوی سے جو بچہ پیدا ہوگا اس کو شیطان کبھی تکلیف نہیں دے سکتا

---

[۱] متفق علیہ [۲] متفق علیہ

قرآن، منبع رشد و ہدایت

اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب قرآن شریف سب انسانوں کے لئے منبع رشد و
ہدایت ہے۔ یہ وہ نور جس کی روشنی سے ایک مسلمان اپنی زندگی کو سنوار سکتا ہے اس
سے تعلق دنیا و آخرت میں سرخروئی کا سبب ہے۔ اور اس سے عدم تعلق محرومی
و شقاوت ہے، قرآنِ حکیم اللہ تبارک و تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جس طرح کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل و علا شانہٗ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد
قیامت تک نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور کسی نبی نے نہیں مبعوث ہونا
اسی طرح قرآنِ حکیم تمام کتب کی خاتم کتاب ہے۔ تمام کتب سماوی کے احکام
اس میں موجود ہیں۔ جو قوم بھی کتاب اللہ سے محبت کرتی ہے انہیں اللہ تبارک
و تعالیٰ بلند مقام عطا فرماتے ہیں۔ دنیا و آخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرماتے
ہیں اور کتاب اللہ سے پہلوتہی کرنا دنیا و آخرت کی محرومی کا سبب ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں، جس شخص کو قرآن
خوانی کا شغل دعا و ذکر الٰہی سے غافل بنا دے میں اس کو مانگنے والوں سے
بہتر اور زیادہ دیتا ہوں۔ اللہ کے کلام کی بزرگی باقی کلاموں پر ایسے ہے
جیسے اللہ کی بزرگی تمام مخلوق پر ہے[1]۔

---

[1] رواہُ الترمذیؒ والدّارِمیؒ والبیہقِی فی شعب الایمان وقالَ الترمذِی

(باقی بر صـ ۱۴۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہونگی عرش کے نیچے قیامت کے دن ایک تو قرآن جو جھگڑیگا بندوں سے، اور قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور دوسری امانت اور تیسری قرابت، یہ دونوں چیزیں، یا قرابت پکار کر لوگوں سے کہے گی، جس نے ملایا مجھ کو ملائے گا اس کو اللہ اپنی رحمت سے اور جس نے توڑا مجھ کو توڑے گا اللہ اس کو یعنی اس کی طرف متوجہ نہ ہوگا۔

جنت کی آخری منزل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا جائے گا (آخرت میں) قرآن پڑھنے والے شخص سے پڑھ تو قرآن کو اور جنت کے درجوں پر چڑھ اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اور تیرا آخری درجہ (جنت میں) قرآن کی آخری آیت پر ہوگا۔

آپ اندازہ لگائیں کہ قرآن حکیم سے تعلق قائم کرنا کتنی بڑی سعادتمندی اور خوش بختی ہے۔ جس سے جنت میں کتنا بڑا مقام ملے گا۔ جنت کا حصول خود سب بڑھ کر اور طرہ یہ کہ پھر قرآن سے تعلق رکھنے والے انسان کو جنت

بقیہ صہ ۱۴۴ سے :۔ هٰذا حديثٌ حَسَنٌ صحيحٌ

ـــه رواهُ فِي شرحِ السُّنَّةِ۔

کے دخول کے بعد سب سے بڑھ کر مقام عطا کیا جائے گا۔

ویران دل

ہر مسلمان کے لئے چاہیئے کہ وہ روزانہ اپنا معمول بنالے اور قرآن حکیم کا کچھ حصہ روزانہ تلاوت کیا کرے کوئی مشکل کام نہیں اگر انسان ارادہ کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ امداد فرماتے ہیں انسان کو توفیق عطا فرمادیتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کا معمول تلاوت قرآن پاک میں یہ تھا۔ کہ وہ ہر ہفتے میں پورا قرآن حکیم کی تلاوت ختم کر لیتے۔ اِسی مقصد کے لئے آپؐ نے قرآن حکیم کی ایک مقدار مقرر فرمائی ہوئی تھی۔ اس حساب سے انہوں نے قرآن حکیم کو سات احزاب پر تقسیم کیا ہوا تھا۔ اگر ایک ہفتے میں مشکل ہو قرآن حکیم کو ختم کرنا تو پھر تیس پاروں کے حساب سے روزانہ ایک پارہ کی تلاوت کر لینی چاہیئے۔ اور اگر یہ بھی مشکل ہو تو کم از کم روزانہ ایک رکوع کی تلاوت تو ضرور کرنی چاہیئے۔ قرآن حکیم میں کل ۵۴۰ رکوع ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ذہن میں رہے۔ حضرتؓ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو وہ دِل ویران گھر کے مانند ہے۔

لہ رواہ التِّرمِذِیُّ والدَّارِمِیُّ بحوالہ مشکوٰۃ۔

ایک حرف دس نیکیاں

اوپر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک پڑھا کہ جس دل میں قرآن حکیم کا کچھ حصہ نہ ہو وہ دل ویران گھر کے مانند ہے۔ اپنے سینوں کو قرآن کے نور سے منور کرنا چاہیئے تاکہ تجلیات الٰہی سے ہمارے سینے منور ہو جائیں۔ جس دل میں یہ نور سما جائے اس کو دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہو جاتی ہے، ذیل میں چند قرآنی سورتیں بمعہ ترجمہ کے درج کر رہا ہوں۔ طوالت کے خوف سے سب تو نہیں درج کی جا سکتیں چند ایک جس کی بڑی فضیلت احادیث مبارک میں مذکور ہے وہ پیش ہیں ہر مسلمان کو چاہیئے کہ ان سورتوں کو حفظ کر لے اور نماز میں بھی سورۃ اخلاص کے علاوہ ان سورتوں کو پڑھا کریں۔ ایک روایت میں آیا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ[۱] کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے کتاب اللہ میں سے ایک حرف اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

ابن ماجہ نے (حضرت) ابوذر غفاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی ہے کہ بے شک یہ بات کہ تو صبح کو قرآن کی ایک آیت

---

[۱] ترمذی شریف ودارمی۔

سیکھے، تیرے لئے نماز کی ایک سو رکعت ادا کرنے سے زیادہ بہتر[1] ہے۔

سورۃ الکافرون

سورۃ الکٰفرون مکی سورت ہے۔ مکہ مکرمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، یہ سورت مبارک چھ آیات پر مشتمل ہے۔ ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ قرآن کا ربع ہے یعنی ایک چوتھائی حصہ ہے، ابو عبید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قل یایھا الکٰفرون ربع قرآن کے مساوی ہے۔ احمد اور حاکم نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ قل یایھا الکافرون کو پڑھ اور پھر اس کے خاتمہ پر سو جا اس لئے کہ بے شک وہ شرک سے برأت ہے۔ ابو یعلےٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کیا میں تم کو ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے نجات دلاتا ہے، تم سونے کے وقت قل یایھا الکافرون پڑھا کرو۔

---

[1] واخرج ابن ماجۃ حدیث ابی ذر لان تغدو فتعلم آیۃ من کتاب اللہ خیرلک من ان تصلی مائۃ رکعۃ ۔ (الاتقان فی علوم القرآن جلد اول ص ۱۵۲ تالیف شیخ الاسلام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی الشافعی المتوفی ۹۱۱ھ)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ	کہہ اے کافرو نہیں عبادت کرتا میں اُس چیز
مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ	کو کہ عبادت کرتے ہو تم اور نہیں تم عبادت کرنے
مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ	والے اُس چیز کی کہ عبادت کرتا ہوں میں اور نہیں
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ	میں عبادت کرنے والا اُس چیز کو کہ عبادت کرتے
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ	ہو تم۔ اور نہیں تم عبادت کرنے والے اُس چیز کو
	کہ عبادت کرتا ہوں میں واسطے تمہارے دین تمہارا
	اور واسطے میرے دین میرا۔

سورۃ النصر

سورۃ النصر مدینہ منورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اس سورت مبارک میں فتح و کامرانی کی خوشخبری اور لوگوں کا دین میں فوج در فوج داخل ہونا مذکور ہے، یہ سورتِ مبارک تین آیات پر مشتمل ہے۔ ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ربع قرآن ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ	جب آوے مدد خدا کی اور فتح ہو مکہ اور دیکھے
وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ	تو لوگوں کو داخل ہوتے ہیں۔ بیچ دین اللہ کے
اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ	فوج فوج پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار
وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۧ	اپنے کے اور بخشش مانگ اُس سے تحقیق وہ ہے پھر آنے والا۔

سورۃ الاخلاص

سورت اخلاص مکہ مکرمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل ہوئی ہے۔ اس سورت مبارک میں توحید باری تعالیٰ کا ذکر ہے، وہ ایک ہے جس کی ذات میں کسی قسم کے تعدد و تکثر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ نہ اس کا کوئی مقابل، نہ مشابہ، اس سورت مبارک میں سب جھوٹے توہمات کی نفی مذکور ہے۔ جس سے رب العزت بالکل مبرا اور منزہ ہیں۔ اس میں مجوس کے عقیدۂ باطلہ کا رد ہوگیا کہ خالق دو ہیں، خیر کا خالق، یزداں، اور شر کا اہرمن، اور ہنود کے عقائد باطلہ کی تردید بھی ہو جاتی ہے جو کہ تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کو خدائی میں حصہ دار ٹھہراتے ہیں۔ بہر حال یہ سورت مبارک چار آیات پر مشتمل ہے۔

مسلمؒ وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث قرآن کے مساوی ہے اور اس باب میں صحابہؓ کی ایک جماعت سے ایسی ہی روایت آئی ہے۔ طبرانی نے اوسط میں عبداللہ ابن الشخیر سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے اپنی مرض الموت کی حالت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی ہو۔ وہ قبر کے عذاب میں مبتلا نہ کیا جائے گا۔ وہ عذاب قبر سے مامون رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اس کو اپنے ہاتھوں پر اُٹھا کر پل صراط سے گذار دیں گے اور جنت میں پہنچا دیں گے

ترمذی شریف نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے ہر روز دو سو بار قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا اس کے پچاس سال کے گناہ محو کر دیئے گئے۔ مگر یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو (یعنی قرض کا بار معاف نہ ہوگا) اور جس شخص نے اپنے بستر پر سونے کے ارادے سے داہنے پہلو پر لیٹ کر قل ھواللہ احد کو ایک سو مرتبہ پڑھا تو قیامت کے دن اللہ پاک اس سے ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہو۔

طبرانی نے ابن الدیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ "جس شخص نے قل ھواللہ احد کو ایک سو مرتبہ نماز یا غیر نماز کی حالت میں پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے برآت کا فرمان لکھ دے گا"

طبرانی نے ہی اپنی کتاب الاَوْسَط میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت کی ہے کہ جو شخص دس بار قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ کو پڑھتا ہے اس کے واسطے جنت میں ایک قصر تعمیر ہو جاتا ہے اور جو بیس ۲۰ مرتبہ پڑھتا ہے اس کے واسطے دو قصر اور جو تیس ۳۰ مرتبہ اس کی قرآت کرتا ہے اس کے واسطے تین قصر جنت میں بنا دیئے جاتے ہیں۔

طبرانی نے ہی اپنی کتاب الصغیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت کی ہے کہ جو شخص نمازِ صبح کے بعد بارہ ۱۲ مرتبہ قل ھواللہ

احد کو پڑھتا ہے تو گویا وہ پورا قرآن چار مرتبہ پڑھ لیتا ہے۔ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے بھی تو اس دن وہ اہلِ زمین میں سب سے بہتر شخص ہوتا ہے۔

قل ھو اللہ احدۃ اللہ	کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے احتیاج
الصمد لم یلد ولم	ہے۔ نہیں جنا اُس نے اور نہ جنا گیا اور
یولد ولم یکن لہ کفوا	نہیں ہے واسطے اُس کے برابری کرنے
احد	والا کوئی۔

المعوذتان

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو معوذتان کہتے ہیں یہ دونوں سورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں، سورت فلق پانچ آیات پر مشتمل ہے۔ جبکہ سورت الناس چھ آیتوں پر، یہ قرآن حکیم کی آخری دو سورتیں ہیں، اس پر قرآن پاک کی تلاوت ختم ہو جاتی ہے۔

احمد نے عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یعنی عقبہ سے" فرمایا کیا میں تجھ کو ایسی سورتیں نہ سکھاؤں جن کا مثل اللہ تعالیٰ نے توراۃ، زبور، انجیل اور فرقان میں سے کسی ایک کتاب میں بھی نازل نہیں کیا ہے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یعنی آپ مجھ کو ایسی سورتوں کی تعلیم

دیں اور بتائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔ نیز اسی راوی نے ابن عامر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا "کیا میں تجھ کو اس افضل چیز کی خبر نہ دوں جس کے ساتھ تعوذ کرنے والے تعوذ (پناہ مانگنا) کرتے ہیں۔" ابن عامر نے کہا۔ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

ابوداؤد اور ترمذی نے عبداللہ بن جبیب سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تو شام اور صبح دونوں وقت تین بار قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھا کر، یہ تیرے لئے ہر ایک چیز سے کفایت کرے گی"

ابن السنّی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے نمازِ جمعہ کے بعد سات مرتبہ قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو پڑھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک برائی سے پناہ میں رکھے گا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار

لہ الاتقان الجزالاول۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَ	صبح کے برائی اُس چیز کی سے کہ پیدا
مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ	کیا ہے اور برائی اندھیرا کرنے والی کی
وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی	سے جس وقت چھپ جاوے اور برائی
الْعُقَدِ ۙ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ	پھونکنے والیوں کی سے بیچ گرہوں کے
اِذَا حَسَدَ ۠	اور برائی حسد کرنے والے کی سے جب
	حسد کرے ۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ	کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ
مَلِكِ النَّاسِ ۙ	پروردگار لوگوں کے ۔ بادشاہ
اِلٰهِ النَّاسِ ۙ	لوگوں کے معبود لوگوں کے
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ	برائی وسوسہ ڈالنے والے ،
الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ	پیچھے ہٹ جانے والے کی سے .
یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ	وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے
النَّاسِ ۙ مِنَ	بیچ سینے لوگوں کے جنوں میں
الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۠	سے اور انسانوں میں سے

اسماءِ حسنیٰ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ	اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کے
الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَقَالَ	اچھے اچھے نام ہیں سو تم اس کو ان ہی ناموں
النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	سے پکارا کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّ	نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے ننانوے
تِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصٰهَا	نام ہیں جو ان کو یاد کرلے وہ جنت میں جائیگا
دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِىْ رِوَايَةٍ	اور ایک روایت میں مَنْ اَحْصٰهَا کی بجائے
مَنْ حَفِظَهَا هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ	مَنْ حَفِظَهَا کا لفظ ہے وہی اللہ ہے جس
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط	کے سوا کوئی اور معبود نہیں ۔

اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ
نہایت مہربان	بہت رحم والا	بادشاہ	ہر عیب سے پاک
اَلسَّلٰمُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ
ہر آفت سے سلامت رہنے والا	امان دینے والا	پناہ میں لینے والا	زبردست
اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ
دباؤ والا	بڑائی والا	بنانے والا	نکال کھڑا کرنے والا
اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ
صورت بنانے والا	بہت بخشنے والا	بہت غلبہ والا	بڑا دینے والا

اَلرَّزَّاقُ بہت رزق دینے والا	اَلْفَتَّاحُ فیصلہ کرنے والا	اَلْعَلِیْمُ جاننے والا	اَلْقَابِضُ تنگ کرنے والا
اَلْبَاسِطُ فراخ کرنے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا	اَلسَّمِیْعُ سننے والا	اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا	اَلْحَکَمُ اٹل فیصلہ والا
اَلْعَدْلُ مساوات قائم کرنیوالا	اَللَّطِیْفُ بھید جاننے والا	اَلْخَبِیْرُ ہر چیز کی خبر رکھنے والا	اَلْحَلِیْمُ بردبار
اَلْعَظِیْمُ عظمت والا	اَلْغَفُوْرُ گناہ بخشنے والا	اَلشَّکُوْرُ تھوڑے عمل پر بہت دینے والا	اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ والا
اَلْکَبِیْرُ بڑا	اَلْحَفِیْظُ حفاظت کرنے والا	اَلْمُقِیْتُ حصہ بانٹ کر دینے والا	اَلْحَسِیْبُ حساب کرنے والا
اَلْجَلِیْلُ بڑی شان والا	اَلْکَرِیْمُ بے مانگے بخشش والا	اَلرَّقِیْبُ نگران	اَلْمُجِیْبُ جواب دینے والا
اَلْوَاسِعُ کشائش والا	اَلْحَکِیْمُ حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ بڑا محبت کرنیوالا	اَلْمَجِیْدُ بڑی بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ مردوں کو قبر سے اٹھانیوالا	اَلشَّہِیْدُ حاضر و موجود	اَلْحَقُّ سب صفتوں کیساتھ ثابت	اَلْوَکِیْلُ کام بنانے والا

اَلْقَوِیُّ زور والا	اَلْمَتِیْنُ مضبوط	اَلْوَلِیُّ حمایت کرنیوالا	اَلْحَمِیْدُ تعریف کا مستحق
اَلْمُحْصِیْ ہر چیز کی شمار رکھنے والا	اَلْمُبْدِیُٔ پہلی بار پیدا کرنیوالا	اَلْمُعِیْدُ دوسری بار پیدا کرنیوالا	اَلْمُحْیِیْ زندہ کرنے والا
اَلْمُمِیْتُ مارنے والا	اَلْحَیُّ سدا زندہ	اَلْقَیُّوْمُ سب کی ہستی قائم رکھنے والا	اَلْوَاجِدُ ہر کمال بالفعل رکھنے والا
اَلْمَاجِدُ شرف والا	اَلْوَاحِدُ ایک	اَلْاَحَدُ یکتا	اَلصَّمَدُ بے نیاز
اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ ہر چیز پر قدرت والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ہٹانے والا
اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا	اَلْاٰخِرُ سب سے پچھلا	اَلظَّاهِرُ آشکارا	اَلْبَاطِنُ پنہاں
اَلْوَالِیُ ہر چیز کا ذمہ دار	اَلْمُتَعَالِیُ مخلوق کی صفات سے برتر	اَلْبَرُّ نیک سلوک کرنیوالا	اَلتَّوَّابُ متوجہ ہونے والا
اَلْمُنْعِمُ نعمت دینے والا	اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ معاف کرنے والا	اَلرَّؤُفُ نرمی کرنے والا
مَالِكُ ساری سلطنت کا مالک	اَلْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ بزرگی اور	وَالْاِكْرَامِ بخشش والا

اَلرَّبُّ پالنے والا	اَلْمُقْسِطُ بڑا انصاف والا	اَلْجَامِعُ سب کو جمع کرنیوالا	اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز
اَلْمُغْنِیْ دوسروں کو غنی بنانیوالا	اَلْمُعْطِیْ دینے والا	اَلْمَانِعُ روکنے والا	اَلضَّارُّ نقصان پہنچانیوالا
اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والا	اَلنُّوْرُ روشن	اَلْهَادِیْ ہدایت دینے والا	اَلْبَدِیْعُ نئی ایجاد کرنے والا
اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ سب کا وارث	اَلرَّشِیْدُ نیک راہ بتانے والا	اَلصَّبُوْرُ متحمل اور ضبط کرنیوالا

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور اس عارضی زندگی میں ہر اس کام سے محفوظ فرما دے جس سے اس کی ناراضگی کا شائبہ ہو، اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرما دے۔ اور ہماری دعاؤں کو قبول فرما کر ہماری دنیوی و اخروی مشکلات کو آسان فرما دے۔ اور ہم سب کو اشاعتِ دین کی خدمات کے بہتر مواقع نصیب فرما دے۔ اور ہر قسم کے لغزشوں اور سیئات سے محفوظ فرما دے۔

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ

(۲۵ ذوالقعدہ کو یہ مضمون ختم ہوا)

کُتُب مؤتمر المؤلفین

(۱)	تیرِ وِدود بر سینہ مردود	مولانا عبدالودود قریشی رحمۃ اللہ علیہ	زیرِ طبع
(۲)	محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم	〃 〃 〃 〃	〃
(۳)	نصیحت کی چند باتیں	〃 〃 〃 〃	〃
(۴)	الدعوت الی الخیر	مولانا محمد یوسف قریشی مدظلہٗ	قیمت: ۵/ روپے
(۵)	اسلام کا نظامِ قضاء	〃 〃 〃 〃	〃 : ۵/ 〃
(۶)	سفرنامہ ہند	〃 〃 〃	زیرِ طبع
(۷)	الدعوت الی اللہ	〃 〃 〃	〃
(۸)	اکتسابِ حلال	〃 〃 〃	〃
(۹)	مدارس دینیہ اور اس کا نصاب	〃 〃 〃	〃
(۱۰)	راہِ نجات	اشرف علی قریشی	قیمت: ۲/ روپے
(۱۱)	نمازِ حنفی	〃 〃	〃 : ۳/ 〃
(۱۲)	مناسکِ حج	〃 〃	〃 : ۱۵/ 〃
(۱۳)	تعلیماتِ اسلام	〃 〃	〃 : ۲۵/ 〃
(۱۴)	سفرنامہ حجاز	〃 〃	〃 : ۶/ 〃
(۱۵)	سیرت و سوانح مولانا عبدالودود قریشیؒ	〃 〃	زیرِ طبع
(۱۶)	ردِ بدعت	〃 〃	〃 : ۵/ 〃
(۱۷)	اُسوۂ حسنہ (پشتو)	〃 〃	〃 : ۶/ 〃
(۱۸)	کتاب الدعاء	〃 〃	〃 : ۱۰/ 〃

مؤتمر المؤلفین جامعہ اشرفیہ پشاور